سبق مِلا ہے یہ معراجِ مصطفےٰ سے مجھے
کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

www.KitaboSunnat.com

مُرتّبہ

خالد گھرجاکھی

ادارۂ اِحیاءِ السُّنّة۔ گھرجاکھ۔ گوجرانوالہ
پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سبق مِلا ہے یہ معراجِ مصطفےٰ سے مجھے
کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مُرتّبہ
خالد گھرجاکھی

ادارۂ اِحیاء السُّنّۃ۔ گھرجاکھ۔ گوجرانوالہ
پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
11865

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

معراج کا معنیٰ اور اس کی حکمت

ے جتھے عقل ادراک دی پہنچ ناہیں سیر او تھوں نیک نبی پاک کیتا

معراج کا مخرج عروج ہے اس کا معنیٰ بلندیوں پر چڑھنا ہے۔ اس لفظ میں ہی معراج کی مقصدیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر کو وہ مقام عطا فرمایا کہ ان کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا شخص امام نہیں بن سکتا۔ اگرچہ اس مجلس میں آدم علیہ السلام سے لے کر ابراہیم ؑ۔ موسیٰ ؑ۔ عیسیٰ علیہم السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر بھی کیوں نہ ہوں یعنی عالمی صدر کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا آدمی کرسی صدارت پر نہیں بیٹھ سکتا۔ جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

اس میں اُمت کے لیے ایک بہت بڑا سبق تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے کسی پیغمبر کی بات نہیں چل سکتی جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں آتا ہے کہ انھوں نے تورات کا ورق پڑھنا شروع کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک غصہ سے متغیر ہونا شروع ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو معذرت خواہانہ الفاظ میں کہا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ ؐ نے ارشاد فرمایا واللہ لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن سواء السبیل ۔ کہ خدا کی قسم اگر آج صاحب تورات موسیٰ علیہ السلام خود بھی تشریف لے آویں اور تم ان کے پیچھے لگ جاؤ اور مجھے چھوڑ دو تو سیدھے راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے ۔

آج کسی پیغمبر کی بات تو آپ کے مقابلہ میں نہیں چل سکتی تو جو لوگ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُمتیوں کی بات پیش کر کے کہتے ہیں کہ چونکہ میرے امام نے اس طرح نہیں کیا اس لیے ہم اس حدیث یا قرآن کی آیت کی تاویل کریں گے اور فتوے امام کے قول پر دیں گے ۔ خدارا ایسے آدمیوں کو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے ہی انکار کر رہا ہے جب آپ کی بات کے سامنے موسیٰ علیہ السلام کی بات تو چل نہیں سکتی تو امام اور اُمتی کی بات کیسے چل سکتی ہے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں :۔

فلا وربك لا یومنون حتیٰ یحکموك فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت و یسلموا تسلیما (النساء ۶۵)

" مجھے تیرا رب ہونے کی قسم ہے کہ یہ لوگ ایمان دار نہیں ہو سکتے جب تک اپنے مسائل و معاملات میں تجھے اپنا فیصل نہ تسلیم کر لیں ۔" اور پھر آپ کے فیصلہ پر انقباض نفس بھی نہ ہو ، یعنی منہ سے تو کجا صرف دل میں بھی کسی قسم کی خلش نہ آئے ۔ اور اگر بظاہر فیصلہ کو مان لیا ہے اور دل میں انقباض ہو دل مطمئن نہ ہو تو اللہ تعالیٰ حلفاً فرماتے ہیں کہ وہ بے ایمان کافر ہے اس میں ایمان کا ذرہ بھی نہیں یعنی معراج کی اولیں مقصدیت ہی یہ ہے کہ آپ کی بات کے ہوتے ہوئے دوسرے کی بات کو دیکھا بھی نہ جائے ۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس کا وعدہ انبیاء سے بھی لیا تھا ۔

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ ۔ قال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ءاقررتم واخذتم علی ذلکم اصری - قالوا اقررنا - قال فاشھدوا وانا معکم من الشٰھدین ۝ فمن تولیٰ بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون ۝ (آل عمران ۸۰ - ۸۱)

کہ جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جب تمہیں میں کتاب و حکمت سے از دوں - پھر تمہاری نبوت میں ہی میرا پیغمبر آجائے اور وہ تمہاری پیغمبری کی تصدیق بھی کرے تو تمہارا فرض ہوگا کہ اس پر ایمان لاؤ اور اس کی امداد کرو - کیا تم مجھے یہ عہد و اقرار دیتے ہو؟ تو انہوں نے کہا ہم اقرار کرتے ہیں تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تم بھی گواہ رہو اور میں بھی گواہ ہوں اب اس کے بعد اگر پھر جاؤ گے تو خدا کے نافرمان ٹھہرو گے - یعنی کسی نبی کو بھی یہ حق نہیں کہ اب اپنی نبوت کو جاری کرسکے -

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اُٹھا لیے گئے تھے اور قیامت کے قریب نزول فرمائیں گے وہاں پر الفاظ ہیں کہ اتنے میں نماز کا وقت ہو جائے گا لوگ کہیں گے حضرت آپ امامت فرمائیں تو آپ کہیں گے اماکم منکم امام اب تم میں سے ہوگا کیونکہ تم محمد رسول اللہ کے نائب ہونے کی وجہ سے امام ہو اور اب میری امامت ختم ہو چکی اب میں بھی ایک مقتدی ہوں جس طرح دوسرے مقتدی ہیں یعنی وہ امامت نہیں کروائیں گے - تو اب جو لوگ اپنیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں پیش کرکے قرآن اور حدیث کا انکار کر دیتے ہیں معلوم نہیں وہ خدا کو کیا جواب دیں گے -

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کو آپ کچھ لوگوں کو دیکھیں گے کہ ان کے ہاتھ منہ چمکتے ہوں گے یعنی وضو کرنے والے نماز پڑھنے والے ہوں گے اور انہیں حوضِ کوثر کے پانی سے محروم کر دیا جائے گا یہ وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے آپ کے دین کو اپنے اماموں اور لیڈروں کے پیچھے لگ کر تبدیل کر دیا تھا جن کے لیے آپ فرمادیں گے فسحقا لمن غیّر بعدی - ان پر پھٹکار ہے جنہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے میرے دین کو تبدیل کر دیا۔

عروج انسانیت

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیٰ سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

مشرک لوگوں کا خیال تھا کہ اس انسان کی رسائی خدا تک نہیں ہو سکتی۔ ابشر یھدوننا۔ فکفروا وتولوا (تغابن ۶) کہ کیا ایک بشر ہم کو ہدایت دینے پر مامور ہو گیا ہے انہوں نے اس سے کفر کیا اور منہ پھیرا۔ یعنی کفار کو اچنبا تھا کہ ایک انسان کھانے والا قضائے حاجت کرنے والا اتنا مقام حاصل کر گیا کہ اس کے پاس خدا کے پیغام آئیں اور وہ ہماری راہنمائی کرے۔ اور اسی وجہ سے اس کا انکار کیا۔ یعنی صرف بشریت کی وجہ سے رسالت سے انکار کیا حالانکہ یہ ہی تو وہ امتیاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو دیا اور ان کو تمام مخلوق حتیٰ کہ جنوں اور فرشتوں سے برتر قرار دے کر اشرف المخلوقات قرار دیا۔ عیسائیوں کی انجیل میں لکھا ہے یہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ مشرکوں نے خدا تک رسائی کے لیے وسیلوں کو تلاش کرنا شروع کیا اور کئی دیویاں اور دیوتے بنا لیے اور کہتے تھے کہ یہ ہم کو خدا کے قریب کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے اور میرے بندے کے درمیان کوئی واسطہ نہیں جب انسان نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو براہِ راست اللہ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے اور اس کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ اسی لیے بزرگوں نے کہا ہے الصلوٰۃ معراج المومنین کہ نماز مومنوں کی معراج ہے اب جو بھی انسان خدا تک پہنچنا چاہتا ہے اسے چاہیے نماز میں مشغول ہو اور یہ طریقہ انبیاء کا بتایا ہوا ہے تاکہ بھولا بھٹکا انسان جو خلیفۃ اللہ فی الارض تھا اپنے مقام کو پہچانے اور دربدر کی ٹھوکریں نہ کھائے اور براہِ راست اپنے رب سے باتیں کرے لیکن ان لوگوں نے بشر کے لفظ کو بطور گالی استعمال کیا۔

معراج کا مقصد معراج کا مقصد یہ ارشاد فرمایا ہے لنریہ من آیاتنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم اپنے بندے کو نشانات دکھائیں تاکہ انسانیت کے راہنما کو عین الیقین کا مقام حاصل ہو اور لوگوں کو آپ بتا سکیں کہ جن قوموں کو ان کاموں کی وجہ سے عذاب میں مبتلا دیکھ آیا ہوں تم لوگ اس سے باز آجاؤ۔

معراج جسمانی

سوار جہانگیر یکراں براق
کہ بگذشت از قصر نیلی رواق

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیٰتنا۔ انہ ھو السمیع البصیر (بنی اسرائیل - ۱)

وہ کتنی پاکیزہ ہستی ہے جو اپنے بندے کو رات کے تھوڑے سے وقت میں مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ تک جس کے ماحول کو ہم نے بابرکت بنایا لے گئی۔ تاکہ ہم اسے کچھ نشانات و عجائبات کا مشاہدہ کرائیں۔ وہ اللہ تعالیٰ بہت ہی سننے دیکھنے والا ہے۔

(سبحان) کا لفظ اس امر کی دلیل ہے کہ یہ خواب اور کشف کی طرح کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے فالتسبیح انما یکون عند الامور العظام فلو کان مناماً لم یکن فیہ کبیر شئی و لم یکن متعظماً (تفسیر ابن کثیر ص۵ ج۳)

تسبیح کا لفظ ہی امور عظیمہ کے لیے بولا جاتا ہے اگر یہ واقعہ خواب کا ہوتا پھر یہ کوئی بڑائی یا عظمت کی بات نہ ہوتی۔

(اسریٰ) کا لفظ بھی بیداری کی حالت پر بولا جاتا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کو حکم ملا فاسر بعبادی لیلاً انکم متبعون کہ اے موسیٰ میرے بندوں کو رات کے وقت لے کر نکل جا تاکہ فرعونی تمہارے پیچھے آئیں۔ اور قاضی عیاض فرماتے ہیں لانہ لایقال فی النوم اسریٰ (شفا ص۱۹۱) کہ یہ واقعہ معراج جسم کے ساتھ ہے کیونکہ اسریٰ کا لفظ خواب پر نہیں بولا جاتا۔

(عبد) فان العبد عبارۃ عن مجموع الروح والجسد (تفسیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن کثیر ص۵ ج۳)

عبد کہتے ہی روح مع الجسد کو ہیں جس روح کے ساتھ جسم نہ ہو اسے عبد نہیں کہتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ معراج جسمانی تھا۔ یہ تین دلیلیں تو سورہ بنی اسرائیل کی آیت سے ہیں اور قرآن سے ہی چوتھی دلیل معراج جسمانی کی سورۃ النجم میں ہے۔

(ماذاغ البصر وما طغیٰ) معراج کی رات آسمان پر حضور کی آنکھ نے واقعات دیکھنے میں کوئی غلطی یا بے احتیاطی نہیں کی۔ یعنی جو کچھ دیکھا بچشم جسم دیکھا ہے یہ بھی دلیل ہے کہ معراج جسمانی تھا۔

پانچویں دلیل: بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس سے کتاب التفسیر میں اس آیت کے تحت ارشاد فرمایا ہے وماجعلنا الرویا التی اریناک ھی رویا عین کہ معراج کے واقعات کا دیکھنا جسمانی آنکھ سے دیکھنا تھا یعنی خواب کی بات نہ تھی۔

چھٹی دلیل: بخاری شریف میں باب حدیث الاسرا میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اُخبرھم عن آیاتہ وانا انظر الیہ۔

کہ جب کفار مکہ نے میرے اس سفر کو جھٹلایا اور مجھ سے بیت المقدس کے متعلق سوال شروع کر دیے تو اللہ تعالےٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کر دیا میں اسے دیکھ کر بتاتا جا رہا تھا۔ یعنی کفار نے اس معراج کے جسم کے ساتھ ہونے کا ہی انکار کیا تھا ورنہ خواب کی بات کو جھٹلانے کا کوئی تک ہی نہیں تھا کیونکہ خوابوں میں کئی مرتبہ انسان اپنے آپ کو پرواز کرتے اور آسمان پر جاتے ہوئے بھی دیکھ سکتا ہے کسی مرتبہ مکہ و مدینہ میں گئے ہوئے بھی دیکھ سکتا اس پر کوئی تعجب نہیں ہوتا۔ کفار کو تعجب تو تب ہوا جب آپ نے کہا کہ میں اس جسم کے ساتھ گیا تھا۔

ساتویں دلیل: اسی حدیث کے تحت فتح الباری میں بحوالہ بیہقی فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدلائل فرماتے ہیں فجاء ناس الی ابی بکر فذکروا لہ فقال اشھد انہ صادق فقالوا او تصدقہ بانہ اتی الشام فی لیلۃ واحدۃ ثم رجع مکۃ قال نعم انی اصدقہ بابعد من ذالک اصدقہ بخبر السماء۔
کہ کفار نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس رات کے سفر کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ سچے ہیں۔ تو پھر انہوں نے تعجب سے کہا کہ تو ایک ہی رات میں شام سے ہو کر واپس آنے کی بھی تصدیق کرتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں تو اس سے بڑی بات کی بھی تصدیق کرتا ہوں کہ ان کے پاس آسمان سے بھی پیغام آتے ہیں۔ غور فرمائیے خواب پر کسی کو تعجب کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی تعجب تو ہوتا ہی تب ہے جب کوئی یہ کہے کہ میں اس جسم کے ساتھ وہاں سے ہو کر واپس آ گیا ہوں۔

آٹھویں دلیل: اسی حدیث کے تحت فتح الباری میں بحوالہ مسند ابویعلی فرماتے ہیں ام ھانی کہتی ہیں کہ کفار نے بیت المقدس کے متعلق سوال کرنے شروع کر دیئے جسے آپ دیکھ کر بتا رہے تھے تو پھر کفار نے پوچھا کہ ہمارا ایک قافلہ شام سے آ رہا ہے وہ کہاں ملا۔ آپ نے فرمایا کہ فلاں مقام پہ ملا۔ لیکن ان کا ایک اونٹ گم تھا اور آپ نے ان کے اونٹوں کی تعداد بھی بتائی جس کی کفار نے آکر تصدیق کی۔ یعنی کفار کو آپ کے جسمانی سفر پہ اعتراض تھا۔ روحانی پہ کبھی کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

نویں دلیل: کہ آپ کو آسمان کے سفر سے پہلے بیت المقدس تک کا سفر کرایا گیا یعنی کچھ حصہ زمین کا سفر باقی آسمان کا سفر۔ کیونکہ آسمان کے سفر کو اگر خانہ کعبہ سے ہی شروع کرا دیا جاتا تو کافر بالکل انکار کر دیتے جس کی تصدیق نہ ہو سکتی۔ جب آپ نے مکہ سے بیت المقدس کے سفر کے حالات بتا دیئے تو ان کو اسے ٹھیک ماننا پڑا تاکہ سفر کے دوسرے حصہ جو آسمان کا سفر تھا اس کی بھی تصدیق کریں۔ چنانچہ مومنوں کے لیے ایمان میں اضافہ کا سبب ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسویں دلیل: تفسیر ابن کثیر ص۲۳ میں حضرت ابوسفیانؓ سے مروی ہے ایک واقعہ لکھا ہے (بحوالہ ابونعیم فی دلائل النبوۃ) کہ ہمیں قیصر روم نے اپنے دربار میں طلب کیا اس وقت ابھی ابوسفیان مسلمان نہیں ہوئے تھے میں نے دوران گفتگو قیصر سے کہا کہ اگرچہ اس سے پہلے کبھی محمدؐ سے جھوٹ نہیں سُنا البتہ اب اس نے ایک ایسی بات کی ہے جس کو سچ کہا ہی نہیں جا سکتا وہ کہتا ہے کہ میں ایک ہی رات میں مسجد خانہ کعبہ سے مسجد اقصیٰ تک جا کر واپس آیا ہوں دربارِ قیصر میں ایک پادری بیٹھا تھا فوراً بول اُٹھا اس رات کا مجھے علم ہے قیصر نے پوچھا وہ کیسے؟ پادری نے کہا میں ہمیشہ مسجد کے دروازے بند کر کے سویا کرتا تھا میں نے اسی رات تمام دروازے بند کر دیے مگر ایک دروازہ بند نہ ہوا، میں نے ملازمین وغیرہ کی امداد سے بند کرنا چاہا لیکن کامیاب نہ ہو سکا بالآخر مستری کو بلایا گیا انہوں نے کہا کہ اس پر بالائی دیوار کا بوجھ پڑ گیا ہے اس لیے اب اسے حرکت نہیں دے سکتے صبح غور کریں گے چنانچہ دروازہ کھلا ہی چھوڑ دیا صبح آیا تو مسجد کے دروازے کے کنارے ایک پتھر میں سوراخ دیکھا اور اس میں سواری باندھنے کے آثار معلوم ہوتے تھے یہ دیکھ کر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا آج رات دروازہ بند نہ ہونے کی یہی وجہ تھی رات یہاں کوئی خدا کا نبی آیا ہے جس نے یہاں نماز پڑھی ہے اور دروازہ میں کوئی نقص نہ تھا۔ "تلك عشرة كاملة"۔

یہ دس دلائل معراج جسمانی کے عرض کر دیے ہیں معراج جسمانی کا انکار یا تو قادیانی کرتے ہیں یا کچھ نیچری کرتے ہیں۔ اور دلائل میں حضرت معاویہؓ کی منقطع روایت اور حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب موضوع روایت پیش کرتے ہیں حالانکہ وہ دونوں ہی اس لائق نہیں کہ ان کا ذکر بھی کیا جا سکے۔ کیونکہ روایتہً و درایتہً دونوں طریقوں سے ناقابل استدلال ہیں حضرت عائشہؓ کا اس وقت ابھی نکاح نہیں ہوا تھا تو انہوں نے کونسا بستر خالی پایا تھا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت معاویہ بھی ابھی اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ باقی رہی عقل والی بات تو اس کا اتنا جواب ہی کافی ہے۔

؎ یہ کہہ دو فلسفہ والے سے سر پتھر سے ٹکرائے
کہ جس نے عقل بخشی وہ عقل میں کس طرح آئے

بعض لوگوں کو ہو سکتا ہے کہ اس بات سے شبہ ہوا ہو کہ واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بھی اسی طرح کے واقعات دکھائے گئے ہیں۔ جن کا ذکر بھی ہم کر دیتے ہیں لیکن معراج کا واقعہ جسم کے ساتھ ہے جس پہ آپ کے مسجد اقصیٰ تک جسمانی سفر کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل کے شروع میں ہے اور آسمانوں کے جسمانی سفر کا ذکر سورۃ النجم میں ہے۔

بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور ان کی روایت بواسطہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور ان کی روایت بواسطہ مالک بن صعصعہ سے ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث عبداللہ بن عباس کی حدیث یہ سب امام بخاری نے بیان کی ہیں اور معراج جسمانی کی ہیں۔

اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت سمرۃ بن جندب سے جابر بن عبداللہ سے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث خواب کا واقعہ بھی بیان کیا ہے شاید بعض کوتاہ بینوں نے دونوں کو گڈمڈ کرنے کی کوشش کی ہو میں چاہتا ہوں کہ خواب کے واقعہ کو پہلے بیان کر دوں اور بعد میں جسمانی معراج کو تفصیل سے ذکر کروں۔ اگرچہ خواب بھی انبیاء کے وحی ہی ہوتے ہیں۔ اور ان کے واقعات بھی اسی طرح استدلال کے لائق ہوتے ہیں۔

رسول اللہ کا ایک خواب

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الجنائز میں عذاب قبر کے باب میں حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کی ہے۔

سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ نماز کے بعد ہماری طرف چہرہ کر کے متوجہ ہو جاتے۔ پھر آپ پوچھتے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر کسی نے دیکھا ہوتا تو بیان کر دیتا آپ اس کی تعبیر بیان کر دیتے ایک دن پوچھا تو کسی نے کوئی خواب نہ سنائی، آپ نے فرمایا آج میں نے خواب دیکھا ہے کہ دو آدمی آئے اور وہ مجھے بیت المقدس کی سرزمین کی طرف لے نکلے راستہ میں میں نے دیکھا ایک آدمی بیٹھا ہے اور ایک کھڑا ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کے چھرے ہیں اور اس کے منہ میں داخل کر اس کے گالوں کو گردن تک چیرتا جا رہا ہے جب دوسری طرف چیرتا ہے تو پہلی پھر درست ہو جاتی ہے پس وہ اسی طرح کرتا جا رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں تو ان میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ آگے تشریف لے چلیے۔ پھر ہم آگے گئے تو دیکھا ایک آدمی لیٹا ہوا اور دوسرے کے ہاتھ ایک وزنی پتھر ہے۔ جس سے اس کے سر کو کچل رہا ہے جب وہ دوبارہ اس پتھر کو مارنے کے لیے لینے جاتا ہے تو اس کا سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے پس وہ اسی طرح اس کے کو سر کو کچل رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے تو انہوں نے کہا آگے تشریف لے چلیے پھر ہم آگے گئے تو ہم نے ایک گڑھا تنور کی طرح کا دیکھا جس کا منہ تنگ تھا اور نیچے سے وسیع تھا جس میں آگ جل رہی تھی اس میں عورتیں اور مرد ننگے جل رہے تھے اور اس آگ کے زور سے اوپر کو آ جاتے ہیں اور اوپر آ کر پھر نیچے گر جاتے ہیں میں پوچھا یہ لوگ کون ہیں تو انہوں نے کہا آگے تشریف لے چلیں۔ آگے گئے تو ہم نے ایک نہر خون کی دیکھی اس میں ایک آدمی درمیان میں غوطے کھا رہا ہے اور ایک آدمی کنارے پر ہے جب آدمی اس نہر سے نکلنے کی کوشش میں کنارے کے قریب آتا ہے تو کنارے والا آدمی اس کے منہ پر پتھر دے مارتا ہے جس سے وہ پھر نہر کے درمیان تک چلا جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے پوچھا یہ کون ہے تو انہوں نے کہا آگے تشریف لے چلیں۔ پھر ہم ایک باغ میں آئے وہاں پر ایک بہت بڑے درخت کے نیچے ایک بزرگ آدمی بیٹھا ہے اس کے پاس بہت سے بچے ہیں۔ اور اس کے کچھ آگے ایک اور آدمی دیکھا جو آگ کو خوب جلا رہا ہے۔ پھر وہ آدمی مجھے اس درخت کے اوپر لے گئے وہاں ایک جگہ دیکھی جو اس سے بھی خوب صورت تھی اور اس میں بوڑھے اور جوان آدمی تھے۔ میں نے اپنے دونوں ساتھیوں کو کہا کہ تم نے مجھے اتنی سیر کرائی ہے بتاؤ بھی یہ کیا ماجرا ہے تو انہوں نے کہا جس کی باچھیں چیری جارہی تھیں یہ جھوٹا آدمی ہے جھوٹ گھڑتا ہے اور وہ جھوٹ ہر طرف پھیل جاتا ہے اور اس آدمی کو قیامت تک یہ عذاب ہوتا رہے گا۔ اور جس کا سر کچلا جارہا تھا تو یہ قرآن کو پڑھا ہوا ہے، پھر نہ تو رات کو اٹھ کر اسے نماز میں پڑھتا ہے اور نہ دن کو اس پر عمل کرتا ہے اور قیامت تک اسے یہ ہی سزا ملتی رہے گی۔ اور آگ کے گڑھے میں ننگے مرد عورتیں یہ بدکار لوگ ہیں اور نہر میں غوطے کھانے والا سود خور ہے اور درخت کے نیچے بزرگ آدمی ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ اور بچے لوگوں کے نوخیز مرنے والے بچے ہیں اور آگ کو جلانے والا جہنم کا داروغہ فرشتہ ہے۔ اور پہلا باغ عام مومنوں کے لیے جنت ہے اور یہ دوسرا جنت صرف شہداء کے لیے ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میرا ساتھی میکائیل ہے۔ اور اپنے سر کو اوپر اٹھائیے میں نے اوپر دیکھا تو جیسے بادل اُڈ نیچے ہوتے ہیں ویسے ایک محل ہے انہوں نے کہا یہ آپ کا محل ہے میں نے کہا مجھے پھر چھوڑ دیں اس میں جاؤں تو انہوں نے کہا ابھی آپ کی زندگی باقی ہے جب آپ کی زندگی ختم ہو جائے گی تو آپ آجائیں گے۔

بخاری شریف میں ہی مناقب عمر رضی اللہ عنہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث آتی ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ابو طلحہ کی بیوی رمیصا کو بھی دیکھا اور میں نے جوتوں کی آہٹ سنی تو میں نے پوچھا یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون ہے تو فرمایا یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور میں نے ایک محل دیکھا اس کے صحن میں ایک عورت تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے تو انہوں نے کہا یہ عمرؓ بن خطاب کا ہے میں نے چاہا کہ اندر جا کر محل کو دیکھوں پھر میں نے سوچا کہ عمر بڑا غیور آدمی ہے اور میں اندر نہ گیا تو عمر فاروقؓ نے فرمایا حضرت آپ سے کیسی غیرت ہے۔

اور بخاری میں بھی باب صفۃ الجنۃ میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے محل کا ذکر ہے اس کے لفظ بھی ہیں بینا انا نائم کہ میں نے خواب میں یہ دیکھا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی حدیث معراج جسمانی کی نہیں ہے یہ خواب کے واقعہ کی ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں واضح الفاظ ہیں کہ میں سو رہا تھا۔ اور یہ واقعہ حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے اس میں وضاحت نہیں ہے مسند احمد کے الفاظ ہیں کہ میں نے محل دیکھا اور پوچھا یہ کس کا ہے تو انہوں نے کہا کہ ایک قریشی نوجوان کا ہے میں نے سمجھا شاید میرا ہی ہو تو کہا یہ عمرؓ بن خطاب کا محل ہے۔

مسند احمد میں حضرت معاذؓ سے ایک حدیث کے الفاظ ہیں ما رای فی یقظتہ او نومہ فھو حق کہ آپ نے جو دیکھا بیداری میں یا خواب وہ بہرحال حق ہے کہ جنت میں ایک مکان دیکھا تو پوچھا یہ کس کا ہے تو کہا گیا یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ اور دوسری حدیث میں وضاحت سے حضرت معاذ کہتے ہیں اللہ کی قسم عمرؓ جنتی ہیں کیونکہ آنحضرت نے خواب دیکھا تھا اور وہ خواب حق ہے۔

مسند احمد میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے حدیث آتی ہے جس میں اشارہ خواب کی طرف ہی ہے کہ آپؐ نے صبح کو بلالؓ سے پوچھا کہ تجھ کو میں نے اپنے آگے جنت میں تیرے پاؤں کی آہٹ پائی، تیرا کیا عمل ہے؟ پھر میں نے ایک بہت بڑا محل سونے کا دیکھا تو میں نے پوچھا یہ کس کا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو انہوں نے کہا یہ ایک عربی جوان کا ہے آپ نے فرمایا عربی تو میں بھی ہوں تو اس نے کہا یہ آپ کی اُمت سے ایک آدمی کا ہے پھر میں نے کہا وہ کون آدمی ہے؟ تو انہوں نے کہا وہ عمر بن خطاب کا ہے آپ نے فرمایا اگر مجھے تیری غیرت کا احساس نہ ہوتا تو میں محل میں ضرور داخل ہوتا۔ تو حضرت عمر رضؓ نے کہا یا حضرت آپ سے کیا غیرت ہے۔ پھر حضرت بلالؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا حضرت میں جب بے وضو ہوتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں یعنی ہمیشہ با وضو رہتا ہوں اور جب وضو کرتا ہوں تو دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہوں تو فرمایا اسی لیے تو جنت میں آگے تھا۔

اور حضرت ابوامامہ باہلی کی حدیث مسند احمد میں اسی طرح ہے کہ میں نے سپنے آگے پاؤں کی آہٹ پائی پوچھا کون ہے تو کہا یہ بلال ہے پھر میں نے جنت میں اکثر فقراء مہاجرین کو دیکھا اور مسلمانوں کے بچوں کو دیکھا امیر لوگ اور عورتوں کو دیکھا بہت تھوڑے تھے میں وجہ پوچھی تو کہا کہ غنی لوگ تو ابھی تک دروازوں پہ حساب دے رہے ہیں اور عورتوں کو دو سُرخ چیزوں نے غافل کر دیا ہے۔ سونا اور ریشم پھر جب میں باہر آنے کے لیے دروازہ پہ آیا تو میں نے ایک میزان دیکھی اس کے ایک پلڑے میں ساری اُمت رکھی گئی اور دوسرے میں ابوبکر رضؓ تو ابوبکر رضؓ وزنی نکلے اس کے بعد حضرت عمر رضؓ کو تولا گیا تو وہ بھی وزنی نکلے پھر باقی احباب بھی دکھائے گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بعد میں آئے تو میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا حضرت مال زیادہ ہونے کی وجہ سے میں حساب میں مشغول تھا۔

یہ ٹکڑا حضرت عمران بن حصینؓ سے بھی مروی ہے اطلعت فی الجنۃ فرائت اکثر اھلھا الفقراء واطلعت فی النار فرائت اکثر اھلھا النساء۔ کہ جنت میں میں نے اکثر فقراء کو دیکھا اور دوزخ میں اکثر عورتوں کو دیکھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مسند احمد میں حدیث ہے جس میں عیسیٰ علیہ السلام کو طواف کرتے دیکھا اور ان کا حلیہ بیان فرمایا اور دجال کو بھی دیکھا اور اس کا حلیہ بیان کیا یہ واقعہ بھی خواب کا ہے اس کے لفظ ہیں بینا انا نائم کہ میں سو رہا تھا یعنی خواب میں دیکھا۔

بہر حال اس خواب کے واقعہ کو ہی بعض نے معراج جسمانی کے واقعہ کے ساتھ ملا دیا ہے حالانکہ معراج جسمانی کا واقعہ الگ ہے اور خواب کا واقعہ الگ ہے خواب کے واقعہ کو حضرت سمرہؓ بن جندب۔ انس۔ جابر۔ ابو امامۃ۔ بریدہ۔ معاذ۔ عمران بن حصین اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نے جزوی طور پر بیان فرمایا ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ البتہ جسمانی معراج کا واقعہ متعدد صحابہ نے کلی و جزوی طور پر بیان کیا ہے جس کا ذکر آ رہا ہے۔ اور خواب کا واقعہ مدینہ کا ہے اور معراج کا واقعہ مکہ کا ہے۔

معراج جسمانی

کب ہوا؟ اگرچہ اس واقعہ میں اختلاف ہے کہ کب ہوا لیکن اکثر روایات اس بات کی مؤید ہیں کہ رجب میں ہوا اور ستائیس تاریخ کو ہوا لیکن بعض لوگوں نے اس رات کی کئی قسم کی نمازیں ایجاد کر لی ہیں جس طرح صلوٰۃ الرغائب ہے یہ سب بے سند اور موضوع من گھڑت ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کا واحد مقصد مشاہدہ فرمایا۔ اور اس پر قریباً اتفاق ہے کہ وہ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد ہوا کیونکہ آپ اکثر اداس رہنے لگے تھے۔ مشاہدۂ واقعات کے ساتھ ساتھ کچھ تسلی بھی مقصود تھی۔ آپ کی عمر معراج کے وقت باونؔ ۵۲ سال کے قریب تھی اور اس کے ایک سال بعد ہجرت کا حکم ملا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر کی دو منزلیں مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک ایک منزل ہے اور آگے آسمان تک دوسری منزل ہے۔ اس سفر کو دو منزلوں میں اس لیے کرایا کہ زمینی سفر آسمانی سفر کی تصدیق کا باعث ہو۔

مقام ابتدا ابتداء سفر کے متعلق بظاہر مختلف روایتیں ہیں بعض میں حجر کا ذکر ہے بعض میں حطیم ہے بعض میں بیتی (میرا گھر) ہے بعض میں مسجد الحرام ہے لیکن درحقیقت ان روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کے گھر آرام فرما تھے جو شعب ابی طالب میں ہے اور چچا زاد بہن کے گھر جن کا نام ام ہانی تھا جو کہ حضرت علی رضؓ کی بہن تھی اسی وجہ سے اسے بیتی یعنی میرا گھر فرمایا ہے۔ فرشتہ وہاں سے اٹھا کر آپ کو حطیم میں لایا جس کو حجر بھی کہتے ہیں جو کہ خانہ کعبہ کا حصہ ہے جس کو مسجد الحرام کہتے ہیں یہیں سے سفر کی ابتدا ہوئی اور قرآن نے بھی اسی لیے مسجد الحرام سے ابتدا سفر کا ذکر کیا ہے۔ (عن انس و مالک بن صعصعۃ وابی ذر وغیرہم بحوالہ بخاری)

شق صدر آپ کو گھر سے اٹھوا کر حطیم میں لٹایا گیا اور جبریل نے آپ کا سینہ مبارک ہنسلی کی ہڈی سے لے کر ناف کے نیچے تک چاک کیا پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھو کر سونے کی ایک نورانی طشت لائی گئی جو ایمان وحکمت سے بھرپور تھی اس سے آپ کے سینہ کو پُر کیا گیا تاکہ قدرت کے کرشمے دیکھنے میں آپ ثابت قدم رہ سکیں (عن انس وابن صعصعۃ وابی ذر بحوالہ بخاری) آپ کا سینہ مبارک کئی مرتبہ چاک کیا گیا۔ بچپن میں بھی اور معراج جاتے وقت بھی۔

براق پھر آپ کے لیے ایک جانور لایا گیا جس کا قد گدھے اور خچر کے درمیان تھا رنگ سفید تھا چلنے میں برق (بجلی) سے بھی زیادہ تیز رفتار تھا۔ برق سے ہی براق مشتق ہے اور برق کا معنی ہی بجلی ہوتا ہے اس کی تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ جہاں انسان کی نظر پڑتی ہے وہاں اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک قدم جاتا براق کا ذکر تمام حدیث کی کتابوں میں آتا ہے۔ بخاری شریف میں بھی شق صدر، براق اور اس کے اوصاف کا ذکر حضرت انس عن مالک بن صعصعہ کی حدیث میں آتا ہے جو کہ بخاری شریف میں ہے۔

مسند احمد و ترمذی میں حضرت انس کی حدیث میں آتا ہے کہ براق نے سواری کے وقت کچھ شوخی کی تو جبریل نے کہا کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی شوخی کرتا ہے؟ تو براق پسینہ پسینہ ہو گیا۔

قاضی عیاض نے شفاصہ ۱۳۱ میں لکھا ہے کہ جبریل امین نے آپؐ کو کہا

قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم ار رجلا افضل من محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ پنجابی اشعار میں بیان ہے ؎

جبریل کہے میں لہندے چڑھدے ڈھونڈیا جگ رسیلا
نہ اشرف کوئی محمد جیہا نہ ہاشم جیڈ قبیلہ

خیر الناس محمد عربی شہر مدینے والا
جس نے مشرق مغرب تائیں کیتا نور اجالا

اعظم پیر محمد سرور رہبر کل جہاناں
سوہنا نام تے سوہنی خصلت نبیاں وچہ یگانہ

لہندے چڑھدے دکھن پربت ڈھونڈ لیو جگ سارا
ایسا کدھرے مول نہ لبھے سوہنا نبی سوہارا

عالی شان محمد سرور ہے سلطان رسولاں
اے بے قدر نہ ہرگز جاتا بے سمجھاں مجہولاں

سبق آموز واقعات

ترمذی شریف میں ہے کہ آپ نے جبریلؑ کے کہنے پر تین جگہ پر نفل ادا کیے نخلستان یعنی طیبہ جہاں آپ نے ہجرت کر کے جانا تھا۔ طور سیناؑ جہاں موسے علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوا تھا۔ بیت اللحم جہاں عیسےٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گمراہ کن آوازیں ابھی آپ نے سفر شروع ہی کیا تھا کہ دائیں طرف سے آوازیں آنا شروع ہوئیں جبریل ؑ نے کہا اس کی آواز پر مت دھیان دیں۔

آگے بڑھے تو بائیں طرف سے آوازیں آئیں وہاں سے بھی آگے گزر گئے۔

پھر ایک بوڑھے نے آوازیں دینا شروع کر دیں۔ جبریل ؑ نے وہاں بھی نہ رُکنے دیا۔

پھر ایک عورت نے آوازیں دینا شروع کر دیں۔ جبریل ؑ نے وہاں بھی توجہ نہ کرنے دی اور کہا کہ دائیں طرف یہودیت کے داعی تھے جو آپ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتے تھے اور بائیں طرف عیسائیت کے داعی تھے جو آپ کو اپنی طرف بُلا رہے تھے اور بوڑھا شیطان تھا اور عورت دُنیا تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار چیزوں سے علیحدگی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا کہ ان کی طرف توجہ بھی نہ فرمائیں یعنی یہ حکم اُمت کو ہے ان چار کرداروں سے بچیں یہودیت اور عیسائیت دو کردار افراط و تفریط کے کام میں یہودی بغض و عداوت کی وجہ سے انکار ہی کرتے جاتے اور عیسائی محبت میں غلو کر کے انسان کو خدا بنا دیتے ہیں۔

شیطان اور اس کے جال یعنی لغویات گانے بجانے کے آلات وغیرہ یہ سب شیطانی جال ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طبعی طور پر ان چیزوں سے نفرت تھی۔ بچپن میں بھی ان چیزوں کے قریب نہ گئے جب کہ آپ کی اُمت ہر وقت انہی چیزوں میں مشغول رہتی ہے یعنی جن چیزوں سے روکا گیا تھا اُمت اسی میں مبتلا ہے۔

دنیا سے بے رغبتی کا تو یہ عالم تھا کہ گھر میں کوئی چیز بنائی ہی نہیں ہے وفات کے وقت چراغ میں تیل بھی نہیں تھا۔ ساری زندگی کبھی تین دن متواتر سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔ آج آپ کی اُمت ہے کہ سامانِ تعیش میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبتلا ہے آخرت بنانے کا کچھ خیال نہیں بس دنیا کے ساز و سامان اکٹھے کر رہے ہیں

یہ واقعات قریباً ملتے جلتے الفاظ میں کئی صحابہ سے مروی ہیں اور علامہ ابن کثیرؒ نے سورۃ بنی اسرائیل کی تفسیر کے تحت بیان کیے ہیں۔

انبیاء سے ملاقات راستے میں حضرت ابراہیم اور حضرت موسےٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی اور انہوں نے آپ کو سلام کیا

دنیا کی عُمر آگے ایک بڑھیا ملی جبریلؑ نے کہا حضرتؐ دنیا کی باقی عمر اتنی ہے جتنی اس بڑھیا کے عمر گزارنے کے بعد باقی ہے یعنی بالکل تھوڑی رہ گئی ہے۔

مجاہدین کا مقام آنحضرتؐ ایک ایسی قوم سے گزرے جو ایک دن کھیت بوتے جو لمحوں میں پل کر جوان ہو جاتا اور دوسرے دن کاٹ لیتے ہیں فرمایا یہ مجاہدین ہیں جن کی نیکی سات سو گنا تک بڑھتی رہتی ہے۔ وما انفقتم من شئی فھو یخلفہ وھو خیر الرازقین

"جو تم نے خرچ کیا اللہ تعالیٰ اس کی کمی پوری کرتا رہتا ہے اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔"

یہاں سے لے کر یعنی مجاہدین کے ذکر سے آٹھویں واقعہ تک جس میں بیہودہ گوئی کی سزا کا ذکر ہے تفسیر ابن جریر میں زمین کے سفر کے واقعات میں آتا ہے اور اس سے آگے آسمان کے سفر میں ذکر آتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان لنریہ من آیاتنا ۔ تاکہ ہم اپنے پیغمبر کو کچھ نشانات دکھائیں ۔" تو کچھ واقعات کا ذکر زمین کے سفر کے واقعات میں آتا ہے کچھ کا ذکر آسمان کے سفر میں آتا ہے سہولت کے لیے واقعات یکجا کر دیے ہیں۔

غافل نمازی آنحضرتؐ کا گزر ایک قوم پر ہوا جن کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے تھے دوبارہ سر درست ہو جاتا اور پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے ایک آدمی پتھر مار کر پھوڑ دیتا آپ کی دریافت پہ جبریلؑ نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو نمازوں سے غفلت کرتے ہیں۔

تارکین زکوٰۃ آپؐ نے ایک قوم دیکھی جن کی شرمگاہوں پہ پھٹے پرانے کپڑوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ چوپاؤں کی طرح زمین پہ زقوم دتھوہرا اور جہنم کے گرم پتھر کھاتے ہیں۔ پوچھا تو بتایا یہ لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے تھے۔

بدکار لوگ آپ نے کچھ لوگ دیکھے ان کے سامنے دو دسترخوان تھے ایک پہ نہایت صاف ستھرا پکا ہوا گوشت تھا دوسرے پہ ردی مُردار گوشت کے ٹکڑے تھے وہ عمدہ گوشت چھوڑ کر مردار کھا رہے ہیں پوچھنے پہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ اپنی حلال عورتوں اور خاوندوں کو چھوڑ دوسروں سے شب باشی کرنے والے ہیں۔

راہزن آپ نے ایک بدنما لکڑی دیکھی جو آنے جانے والوں کے کپڑے پھاڑتی ہے فرمایا یہ راہزن قوم کی مثال ہے جو ہر آنے جانے والوں کو لوٹتے پھرتے ہیں۔

خائن ایک آدمی دیکھا کہ لکڑیوں کا ایک بہت بڑا گٹھڑ اٹھا رہا ہے لیکن اسے اٹھا نہیں سکتا فرمایا یہ خائن ہے لوگوں کے مال اکٹھے کرکے قیامت کے لیے اپنا بوجھ بڑھا رہا ہے۔

فسادی واعظ کچھ لوگ دیکھے جن کے ہونٹ اور زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں۔ فرمایا یہ فسادی واعظ ہیں جو صرف پیٹ کے لیے دین کی خدمت کی بجائے لڑوا کر بکھیڑے سیدھے کرتے ہیں۔

بیہودہ گو ایک بیل ایک پتھر کے سوراخ سے نکلا پھر وہ بیل اسی پتھر میں گھسنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن ناکام ہے فرمایا یہ اس شخص کی مثال ہے جو منہ سے ایک بات کہتا ہے بعد سوچ کر پچھتاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے لیکن اسے اب واپس نہیں کر سکتا۔

یتیموں کا مال کھانے والے

حضرتؐ نے بعض لوگ دیکھے جن کے ہونٹ اونٹوں کی طرح بڑے بڑے تھے اور ان کو وہ گوشت کھلایا جاتا اور زبردستی ان کے منہ میں دیا جاتا ہے جو ان کے پاخانہ کے راستہ سے خارج ہوتا ہے پوچھنے پر بتایا کہ یہ لوگ یتیموں کا مال کھانے والے ہیں جو دراصل جہنم کی آگ ہوتی ہے۔

بدکار عورتیں

کچھ عورتوں کو دیکھا وہ پستانوں کے بل لٹک رہی ہیں اور آہ و فغاں کر رہی ہیں فرمایا یہ بدکار عورتیں ہیں۔

سود خور

کچھ لوگ دیکھے جن کے پیٹ بہت بڑے ہیں وہ اپنے بوجھ سے کھڑے ہونے لگتے ہیں تو گر پڑتے ہیں فرمایا یہ سود خور ہیں۔

چغل خور

کچھ لوگ دیکھے جن کو ان کے جسم کا گوشت کاٹ کر کھانے کو دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ تم دنیا میں اپنے بھائیوں کا گوشت کھاتے یعنی چغلی کرتے تھے اب اپنا گوشت کھاؤ فرمایا یہ چغلی کرنے والے ہیں۔

چغل خور کی دوسری سزا

اس طرح بھی آتا ہے کہ ان کے ناخن تانبے کے ہیں اور اپنے چہرے اور جسم کا گوشت نوچ رہے ہیں۔

عاقر ناقہ

آپ نے ایک آدمی سرخ رنگ کا دیکھا جس کی آنکھیں نیلی تھیں بتایا گیا یہ وہ شخص ہے جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں۔

مسجد اقصیٰ میں نماز

پھر آپ مسجد اقصیٰ میں پہنچے تو حضرت جبریلؑ نے اپنے پَر کی نوک سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک پتھر میں سوراخ کیا اور اس سے براق کو باندھ دیا ۔ پتھر میں سوراخ کر کے براق باندھنے کا ذکر کئی صحابہ سے آتا ہے (ترمذی عن بریدۃ)

وہاں پہ آپ کو دودھ اور شراب دو پیالوں میں پیش کیا گیا ، ایک روایت میں ہے کہ تین پیالے تھے ایک دودھ کا ، ایک شراب کا اور ایک شہد کا اس وقت ابھی شراب حرام نہیں ہوئی تھی ، تو آپ نے دودھ کا پیالہ قبول فرمایا جبریلؑ نے کہا آپ نے دین فطرت کو قبول کیا ہے ورنہ آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی ۔

مسجد اقصیٰ میں تمام پیغمبر اور بڑے بڑے فرشتے استقبال کو آئے ہوئے تھے آپ نے ان کو دو رکعت نماز پڑھائی جبریلؑ نے آپ کے بازو سے پکڑ کر کہا حضرت ! آپ کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا امام نہیں بن سکتا (شفا ص ۱۴۹/۱)

سہ اعظم پیر امام ۔ امام ساڈا جس نوں دنیاں رب وڈیایاں نی !
بنیا پیش امام پیغمبراں دا صفاں مگر فرشتیاں آیاں نی !
آیا چن دو کھن ہو نہ ہین اُتے سوہنے اُنگلاں جدوں ہلایاں نی
کرن ڈکھ پہاڑ سلام سارے راہب دنیاں آپ گواہیاں نی
تھوڑا جیہا طعام دُعا منگی فوجاں بُھکیاں کُل رجائیاں نی
پانی سفر دے وچ جاں ختم ہویا نہراں اُنگلاں نال چلائیاں نی
رنا تھم فراق دے نال بھنا پایاں اوس نے جدوں جدائیاں نی
تینوں بندیا مول نہ شرم آوے اکھیں ہورناں نال لگائیاں نی
سُن کے نام براق دی گئی شوخی آیاں بدن دے وچہ نرمائیاں نی
رحمت عالماں دی سوہنا پیر آیا جس نے کیتیاں قلب صفایاں نی

نماز کے بعد جبریلؑ نے آپ کا تعارف کرایا ھٰذا محمد رسول اللّٰہ خاتم النبیین ۔ کہ یہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں ۔
(شفا للعیاض ص ۱۴۵/۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن جریر میں پھر ایک عظیم اجتماع اور انبیاء کے خطبوں کا ذکر کیا ہے جسے بعض نے یہاں پہ درج کیا ہے اور ابن جریر نے آسمان سے واپسی پہ مسجد اقصیٰ میں اجتماع کا ذکر کیا ہے جو بعد میں آرہا ہے۔

معراج کا دُوسرا حصّہ

آسمانی سفر

اس کے بعد آپ کو آسمانوں کے اُوپر تک لے جایا گیا سابق واقعات میں بتایا گیا ہے کہ بعض احادیث میں سفر آسمانی کے بعد نشانات کا ظہور ہوا جیسا یہ ہودہ گو کے بعد کے واقعات کا ذکر آچکا ہے۔

ماشطہ اور اس کی اولاد آپ سفر پہ تھے کہ ایک طرف سے بہت خوشبو آئی پوچھا یہ خوشبو کیسی ہے فرمایا کہ یہ فرعون کی لڑکی کی ماشطہ (کنگھی کرنے والی) اور اس کا خاندان ہے جن کی طرف سے خوشبو آرہی ہے۔ ماشطہؓ نے موسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھ کر اسلام اختیار کر لیا تھا جس کی سزا میں اسے زندہ جلایا گیا تھا۔ علامہ ابن کثیر نے سورۃ بروج کی تفسیر میں اس کا ذکر کیا ہے اور ان بچوں نے جنہوں نے بچپن میں گودمیں باتیں کی ہیں اس میں ماشطہ کے بچے کا بھی ذکر ہے (بیہقیؒ) گودمیں باتیں کرنے حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام، ماشطہؓ کا بیٹا۔ جریجؒ ولی کی برئیت کرنے والا بچہ۔ حضرت یوسفؑ علیہ السلام کی برئیت کرنے والا بچہ اور ایک لونڈی کا بچہؓ جن کا ذکر احادیث وقرآن میں آتا ہے۔

جنّت کی آرزو آپؐ کا ایک ٹھنڈے مقام سے گزر ہوا جہاں سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی اور کچھ آواز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی آ رہی تھی جبریلؑ نے کہا حضرت یہ جنت کی خوشبو ہے اور وہ کہہ رہی ہے "اے میرے پروردگار جن لوگوں کو تو نے میرے اندر داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے وہ لے آ کیونکہ میرے بالاخانے، ریشمی پارچات اور عمدہ لبنتر موتی۔ مونگے۔ چاندی اور سونے کے آبخورے، پیالے۔ جگ وغیرہ تیار ہیں۔ پانی۔ دودھ اور مشروبات حاضر ہیں اس لیے جنتیوں کو یہاں آنے کا حکم فرما دے۔

اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتے ہیں "ہر مسلمان مومن مرد و عورت جو مجھ پر اور میرے پیغمبروں پر ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے شرک نہیں کریں گے میرے سوا کسی دوسرے کو مشکل میں نہیں پکاریں گے انہیں میں تجھ میں داخل کروں گا۔ جو بھی مجھ سے ڈرے گا اسے امن دوں گا جو مجھ سے مانگے گا میں اس کا سوال پورا کروں گا جو میرے راہ میں خرچ کرے اسے جزا دوں گا جو مجھ پر بھروسہ کرے گا میں اسے اس کے حسب منشا دوں گا میں اکیلا ہی تمام اختیارات کا مالک ہوں میں اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کروں گا مومن ضرور نجات پائیں گے۔"

یہ سن کر جنت کہے گی یا اللہ میں راضی ہوں (ابن جریر فی التفسیر)

جہنم کی آرزو

راستے میں ایک طرف سے سخت بدبو آئی اور وہ بھی کچھ کہہ رہی تھی، فرمایا یہ جہنم ہے اور یہ چیخ چیخ کر آواز دے رہی ہے "اے اللہ جو تو نے وعدہ کیا ان کو مجھ میں داخل فرما کیونکہ میری زنجیریں طوق کھولتا پانی کانٹے دار درخت۔ پیپ وغیرہ کے عذاب تیار ہیں۔ میری گرمی اور گہرائی بالکل پوری گرمی میں ہے۔ اس لیے جن کو تو نے یہاں لانا ہے لے آ۔

اللہ تعالیٰ اسے جواب دیتے ہیں "تیرے لیے ہر مشرک، کافر، بدکردار مرد اور عورتیں ہیں جو سرکشی کرتے ہیں اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے۔ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنم کہتی ہے رضینت کہ میں مطمئن ہوں (ابن جریر فی التفسیر)

داروغہ جہنم جہنم کے داروغہ کو دیکھا اس نے آپ کو سلام کہا اور مرحبا کہا جبریلؑ نے کہا اسے جب سے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے کبھی ہنسا نہیں ہے۔ جب کہ آسمانوں پہ جو بھی ملا اس نے مرحبا کہا اور خوش ہو کر ملا۔

جنت کی حوریں آپ نے جبریلؑ کو کہا میرا دل چاہتا ہے کہ میں جنت کی حوریں دیکھوں۔ آپ نے دیکھیں اور انہیں سلام کہا انہوں نے جواب دیا۔ آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم نیک لوگوں کے لیے خوب صورت عورتیں ہیں، جو دنیا میں گناہ کی زندگی میں ملوث نہیں ہوئے وہ پھر جنت سے نکالے نہیں جائیں گے۔

آسمانوں کی سیر

پہلے آسمان کے قریب جا کر حضرت جبریلؑ نے دستک دی۔ دربان نے پوچھا تم کون ہو جواب دیا میں جبریلؑ ہوں اور میرے ساتھ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دربان نے دروازہ کھولا اور مرحبا کہا آپ پہلے آسمان پر تشریف لے گئے وہاں آپ نے ایک بزرگ آدمی دیکھا جس کے دائیں بائیں بہت سے لوگ ہیں دائیں والوں کے چہرے سفید ہیں بائیں والوں کے چہرے سیاہ ہیں وہ بزرگ جب دائیں طرف دیکھتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور بائیں طرف دیکھتا ہے تو روتا ہے جبریلؑ نے کہا یہ آپ کا باپ آدم ہے انہیں سلام کہیں آپ نے سلام کہا آدم علیہ السلام نے مرحبا کہا اور بتایا کہ دائیں طرف والے نیک لوگ ہیں جنہیں دیکھ کہ آدم علیہ السلام خوش ہوتے ہیں اور بائیں طرف والے بد انسان ہیں جنہیں دیکھ انہیں تکلیف ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر دوسرے آسمان پہ گئے وہاں بھی دروازہ کھولا گیا اور وہاں پہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی آپ نے سلام کہی انہوں نے مرحبا کہا۔

تیسرے پہ حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

چوتھے پہ حضرت ہارون علیہ السلام سے۔

پانچویں پہ حضرت یوسف علیہ السلام سے

چھٹے پہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور

ساتویں پہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات اور سلام و ترحیب ہوئی۔ ساتویں آسمان پہ ایک مسجد "بیت المعمور" دیکھی جو کہ عین خانہ کعبہ کے مقابل میں ہے۔ اور اس کی حرمت آسمانوں میں اسی طرح ہے جس طرح زمین میں خانہ کعبہ کی ہے۔ اس میں روزانہ ہر نماز میں ستر ہزار فرشتہ آتا ہے اور جو ایک مرتبہ نماز پڑھ گیا اس کو دوبارہ آنا نصیب نہیں ہوا وما یعلم جنود ربك الا هو۔ اللہ کے لشکروں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وہاں ٹیک لگائے دیکھا۔ یہ واقعات قریباً بخاری ومسلم اور ہر حدیث کی کتاب میں آتے ہیں۔

سدرۃ المنتہیٰ آپ نے وہاں ایک بیری کا درخت دیکھا جس کے پھل حجر کے مٹکوں کے برابر تھے اور پتے ہاتھی کے کانوں کے برابر تھے۔ انوار و تجلیات کی وجہ سے وہ درخت ایسا حسین و جمیل نظر آتا تھا کہ بیان سے باہر ہے اس پہ فرشتوں کی کثرت، سونے کی ٹڈیوں کا عجیب و غریب منظر پیش کر رہا ہے۔ یہ وہی مقام ہے جہاں فرشتوں کا عروج ختم ہو جاتا ہے اور نیک لوگوں کے اعمال کے عروج کی بھی یہی جگہ ہے جبریلؑ نے یہاں پہنچ کر ساتھ چھوڑ دیا تھا (بخاری مسلم وغیرہ)

جبریلؑ کی اصلی شکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریلؑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اپنی اصل شکل میں دو مرتبہ دیکھا ہے ایک مرتبہ غارِ حرا میں دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہی پر۔ اس کے چھ سو پر تھے اور آسمان کے کناروں کو ڈھانپے ہوئے تھا پروں میں رنگا رنگ کے موتی اور یاقوت جھڑتے تھے (مسند احمد)

چار نہریں آپ نے وہاں چار نہریں دیکھیں دو اندر کی طرف جا رہی تھیں اور دو باہر کی طرف بہہ رہی تھیں۔ جبریلؑ نے بتایا دو نہریں جنت کے اندر جا رہی ہیں اور دو باہر کی نیل و فرات ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں بھی جو نعمتیں ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی نازل شدہ ہیں حتیٰ کہ دریا اور نہریں بھی اللہ تعالیٰ کے انعامات ہیں۔ (مسند احمد)

کوثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں ایک صافی چشمہ حوض کوثر دیکھا جس کے کناروں پر یاقوت و زبرجد کے خیمے لگے ہوئے ہیں ان پر نہایت خوب صورت سبز رنگ کے پرندے تھے جو کبھی دیکھنے میں نہ آئے تھے۔ جبریلؑ نے کہا یا حضرت ان پرندوں کا گوشت کھانے والے ان سے بھی خوب صورت ہیں اس کے کناروں پر سونے اور چاندی کے آبخورے وغیرہ بے شمار ہیں جیسے آسمان کے تنارے ہیں اور حوض کے کنکر بھی یاقوت و زبرجد کے ہیں اور پانی دودھ سے بھی سفید ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک برتن میں اس کا پانی ڈال کر پیا جو شہد سے بھی زیادہ میٹھا تھا اور کستوری سے بھی زیادہ معطر تھا۔ حوض کوثر کا بیان قریبًا تمام حدیث کی کتابوں میں آتا ہے۔

جنّت کی سیر آپ نے وہاں جنت کی سیر بھی کی وہاں ایک نوجوان لڑکی دیکھی آپ کی دریافت پر اس نے کہا میں زید بن حارثہ کے لیے ہوں۔

اس میں حضرت بلالؓ کا واقعہ بھی آتا ہے لیکن وہ درحقیقت خواب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ سے منسلک ہے معراج کے واقعہ میں نہیں ہے۔ وہاں آپؐ نے جنت کی نعمتیں دیکھیں جو کبھی نہ آنکھوں نے دیکھی تھیں نہ کانوں نے سنی تھیں اور نہ کبھی وہم و گمان میں بھی آسکتی تھیں۔

مقام مستویٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں سے پھر مجھے اور اوپر لے جایا گیا حتیٰ کہ میرے لیے مقام مستویٰ ظاہر ہوگیا جہاں قلموں کے لکھنے کی آواز آرہی تھی یعنی جو قلمیں مخلوق کی تقدیر لکھ رہی تھیں (بخاری۔ مسلم وغیرہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اتنے قریب ہو گئے تھے کہ صرف ستر ہزار پردے نور کے درمیان میں رہ گئے تھے۔

مسلم میں حضرت ابوذر غفاری سے روایت ہے کہ میں نے آپ سے پوچھا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا وہ تو سراسر نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا تھا۔

بالمشافہ گفتگو اور انعام

اللہ تعالیٰ نے ہزاروں نور کے پردوں کے پیچھے سے براہ راست اپنے پیارے پیغمبر سے ہمکلامی کی۔ آپ نے فرمایا کہ وحی کے وقت مجھ پر بادل چھا گیا میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ملا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تیرے اور تیری اُمت کے لیے دن رات میں پچاس نمازیں مقرر کی ہیں۔ اور سورۃ بقرہ کا آخری حصّہ عنایت فرمایا اور تیسرا انعام یہ خوشخبری سُنائی کہ تیری اُمت کے سارے مہلک گناہ معاف کر دوں گا سوائے شرک کے۔

واپسی اور مفید مشورہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس خوشخبری کے بعد واپس ہوئے تو آپ نے آسمانوں سے اللہ تعالیٰ کے جلال و ہیبت میں یہ تسبیح سُنی جس کی آواز کثرت سے آرہی تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سبحان ربی الاعلیٰ - میرا اللہ پاک ہے بلند و بالا۔

جب آپ چھٹے آسمان پہ واپس آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کیا ملا ہے فرمایا پچاس نمازیں دن رات میں، یہ سنتے ہی موسےٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنی اُمت کو آزما چکا ہوں، تیری اُمت یہ بوجھ نہیں اُٹھا سکے گی اللہ تعالیٰ سے کچھ تخفیف کی درخواست کریں - چنانچہ بار بار درخواست کرنے پہ بالآخر پانچ نمازیں رہ گئیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا ثواب اتنا ہی رہے گا جو بھی تم میں سے پانچ نمازیں پڑھے گا اسے پچاس کا ثواب دیا جائے گا۔

ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوگا اور اگر نیکی کی نیت کی ہے اور نیکی کر نہیں سکا تو نیت پر بھی ایک نیکی لکھی جائے گی اور بدی کی نیت پہ بدی نہیں لکھی جائے گی جب تک کہ بدی کا مرتکب نہیں ہوگا ارتکاب پر صرف ایک بدی لکھی جائے گی یہ واقعہ بھی قریبًا تمام حدیث کی کتابوں میں آتا ہے۔

جہنم کا داروغہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپسی پہ جبریلؑ کو کہا کہ آسمانوں میں جس کو بھی ملا ہوں اس نے خوش ہو کر مرحبا کہا ہے سوائے ایک شخص کے اس نے مرحبا تو کہا لیکن ہنسا نہیں تو جبریلؑ نے کہا وہ جہنم کا داروغہ ہے جس دن سے اسے اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ہے وہ کبھی نہیں ہنسا اگر ہنستا ہوتا تو آپ کو دیکھ کر ضرور ہنستا۔

قیامت کب ہوگی ؟

واپسی پر آپ کا گزر ایک مجلس سے ہوا جس میں قیامت کا ذکر ہو رہا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دونوں نے کہا کہ ہمیں اس کے وقت کا علم نہیں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا وقت کا علم تو مجھے بھی نہیں البتہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بطور نشانی قبل قیامت آسمان سے نازل کرنا ہے کیونکہ دجال اور یاجوج ماجوج کی تباہی سے لوگوں کو نجات دوں - دجال اور یاجوج ماجوج کی تباہی کے بعد قیامت بالکل قریب ہی ہوگی - جیسے حاملہ کے دن پورے ہو چکے ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اسے علم نہیں کہ کب بچہ پیدا ہوگا۔

شیطان کی نازیبا حرکت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمانوں سے نیچے اُتر رہے تھے تو نیچے بہت شور دھواں اور غبار دیکھا پوچھا یہ کیا ہے؟ تو جبرئیل ؑ نے کہا یہ شیطان ہیں جو انسانوں کی آنکھوں کے سامنے گھومتے پھرتے ہیں تاکہ ان کو کائنات میں غور و فکر کرنے سے روک سکیں اگر یہ نہ ہوتے تو انسان بہت سے عجائبات دیکھتے۔

عظیم الشان اجتماع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الوداع کرنے کے لیے آسمان سے فرشتوں اور پیغمبروں کی ایک جماعت بیت المقدس تک آئی آپ نے دو رکعت نماز باجماعت ادا کی اور ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا جس میں انبیاء نے تقاریر کیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

جلسہ کا افتتاح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تقریر سے ہوا (ابن جریر تفسیر)

الحمد للہ الذی اتخذنی خلیلاً واعطانی ملکا عظیما وجعلنی امۃ قانتا یوتم بي وانقذنی من النار وجعلھا علیّ برداً وسلاماً۔

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اپنا خلیل بنایا اور مجھے بہت بڑی بادشاہی عطا فرمائی اور مجھے ایسا پیشوا بنایا کہ میری اقتدا کی جاتی ہے اور مجھے آگ سے نجات دی اسے مجھ پر ٹھنڈی سلامتی والا بنا دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا

الحمد للہ الذی کلمنی تکلیماً

سب تعریف اس اللہ کی ہے جس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجعل هلاک فرعون ونجاۃ بنی اسرائیل علی یدی وجعل من امتی قوما یھدون وبه یعدلون۔

مجھ سے کلام کیا اور میرے ہاتھ پر فرعون کی ہلاکت اور بنی اسرائیل کی نجات کروائی اور میری اُمت سے ایک گروہ بنایا جو لوگوں کو ہدایت دیتے اور اس کے مطابق عمل کرتے۔

حضرت داؤد علیہ السلام

داؤد علیہ السلام نے فرمایا

الحمد للّٰہ الذی جعل لی ملکا عظیما وعلمنی الزبور والان لی الحدید وسخرلی الجبال یسبحن والطیر واعطانی الحکمۃ وفصل الخطاب۔

سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے بہت بڑی بادشاہی دی اور مجھے زبور سکھائی اور میرے لیے لوہا نرم کر دیا اور پہاڑ میرے تابع کر دیے کہ پہاڑ اور پرندے تسبیح پڑھتے تھے اور مجھے حکمت اور گفتگو کا سلیقہ عطا فرمایا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام

سلیمان علیہ السلام نے فرمایا

الحمد للّٰہ الذی سخرلی الریاح وسخرلی الشیاطین یعملون لی ما شئت من محاریب وتماثیل وجفان کالجواب وقدور راسیات۔ وعلمنی منطق الطیر واٰتانی من کل شیء فضلاً وسخرلی جنود

سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہوا اور شیاطین میرے ماتحت کر دیے جیسے میں چاہتا ان سے کام لیتا، ان سے محلات، مینا کاری اور بڑے بڑے حوض اور ایسی دیگیں بنوانا جن کو ہلانا نہیں پڑتا تھا اور مجھے پرندوں کی بولی سکھائی اور مجھے ہر نعمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشياطين والانس والطير وفضلني على كثير من عباده المومنين واعطاني ملكا عظيما لا ينبغي لاحد من بعدي وجعل ملكي ملكا طيبا ليس فيه حساب۔

وافر عطا فرمائی اور شیاطین کے لشکر اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر میرے ماتحت کر دیے اور مجھے اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی اور مجھے عظیم حکمرانی عطا فرمائی جو میرے بعد کسی کے لیے لائق نہ تھی اور مجھے ایسی حکمرانی دی جو پاکیزہ بھی تھی اور اس کا حساب بھی نہیں لیا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا

الحمد لله الذی جعلنی کلمته وجعل مثلی کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون وعلمنی الکتاب والحکمة والتوراة والانجیل وجعلنی اخلق من الطین کهیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله وجعلنی ابرئ الاکمه والابرص واحی الموتی باذن الله ورفعنی وطهرنی واعاذنی وامی من الشیطن الرجیم فلم یکن للشیطان علینا سبیل۔

سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اپنا کلمہ قرار دیا اور میری مثال آدم علیہ السلام کی مثال کیا جسے مٹی سے بنا کر کہا ہو پس ہو گیا۔ اور مجھے کتاب حکمت اور تورات و انجیل سکھائی اور مجھے یہ معجزہ دیا کہ میں مٹی سے پرندہ بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اُڑنے لگتا ہے اللہ کے حکم سے۔ اور یہ بھی معجزہ دیا کہ میں مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو تندرست کرتا ہوں اور مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کرتا ہوں اور مجھے بلند کیا اور پاک کیا اور مجھے اور میری ماں کو شیطان سے محفوظ رکھا کہ شیطان کا بس ہم پر نہ چل سکتا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعٰلمین وکافۃ للناس بشیراً ونذیراً وانزل علیّ الفرقان فیہ بیان لکل شی وجعل امتی خیر امۃ اخرجت للناس وجعل امتی امۃ وسطاً وجعل امتی ھم الاوّلین والاخرین وشرح لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحاً وخاتماً۔

اس کے بعد اختتامی خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اس اللہ کی تعریف ہے جس نے مجھے تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور ساری دنیا کے لیے مجھے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور مجھ پر قرآن نازل کیا جس میں ہر طرح کا بیان ہے اور میری اُمت کو بہترین اُمت بنایا جو لوگوں کی خدمت کرتی ہے اور میری اُمت کو میانہ رو اُمت بنایا اور میری اُمت کو سب سے پہلے جنت میں جانے والی اور آنے میں سب سے آخر بنایا۔ اور میرا سینہ کھول دیا میرا بوجھ اتار دیا اور میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولنے والا اور نبیوں کا ختم کرنے والا بنایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تمام خطبوں کے بعد فرمایا

بھذا فضلکم محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

اسی وجہ سے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سب پر فضیلت لے گئے۔

مکہ میں واپسی

اس کے بعد آپ مکہ کو روانہ ہوئے اور اُم ہانی کہتی ہیں کہ صبح ہوئی تو آپ نے ہمیں نماز کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگایا اور نماز سے فراغت کے بعد واقعہ معراج بیان فرمایا۔ آپ نے ابراہیم موسیٰ۔ عیسیٰ علیہ السلام کے حُلیے بھی بیان کیے اور دجال کا بھی حُلیہ بیان کیا۔

جب یہ واقعہ صبح کو کفار کے سامنے بیان کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور طرح طرح کے اعتراض کرنے لگے چنانچہ انہوں نے بیت المقدس کا حُلیہ وغیرہ پوچھنا شروع کر دیا حالانکہ آپ کو مسجد کا نقشہ بنانے یا دروازے گننے کے لیے نہیں گئے لیکن کفار کی بے ایمانی کی انتہا تھی کہ انہوں نے مسجد اقصیٰ کا حُلیہ پوچھنا شروع کر دیا بخاری مسلم و دیگر احادیث کی کتابوں میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے میرے سامنے مسجد اقصیٰ کر دی میں گن گن کر انہیں بتاتا گیا۔

پھر انہوں نے پوچھا کہ ہمارا قافلہ شام کو گیا ہوا تھا وہ کہاں ہے آپ نے فرمایا کہ وہ فلاں مقام پہ ہے ان کا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا اور میں نے وہاں سے برتن سے پانی بھی پیا تھا۔

کفار نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہا کہ کیا تو اس واقعہ کی بھی تصدیق کرتا ہے انہوں نے کہا میں تو اس سے بھی بڑی بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف پیغام نازل فرمایا۔ اس دن سے آپ کا لقب صدیق ہوا۔

تتمہ

اکثر واقعات کے ساتھ میں نے حوالہ جات پیش کر دیے ہیں بخاری شریف میں اکثر واقعات کا ذکر آگیا ہے۔ جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ یہ حوالجات کی احادیث مکمل لکھ دوں تاکہ مزید تشنگی دور ہو جائے۔ یہ حوالجات تفسیر ابن کثیر سے پیش ہیں۔

پہلی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معراج کی بابت بہت سی حدیثیں ہیں جواب بیان ہو رہی ہیں صحیح بخاری شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ معراج والی رات جب کہ کعبۃ اللہ شریف سے آپ کو بلوایا گیا۔ آپ کے پاس تین فرشتے آئے اس سے پہلے کہ آپ کی طرف وحی کی جائے۔ اُس وقت آپ بیت اللہ شریف میں سوئے ہوئے تھے اُن میں سے اگلے نے پوچھا کہ یہ اُن سب میں سے کون ہیں؟ درمیان والے نے جواب دیا کہ یہ اُن سب میں بہتر ہیں۔ تو سب سے آخیر والے نے کہا پھر ان کو لے چلو۔ بس اس رات تو اتنا ہی ہوا۔ پھر آپ نے انہیں نہ دیکھا۔ دوسری رات پھر یہ تینوں آئے اس وقت بھی آپ سو رہے تھے۔ لیکن آپ کا سونا اس طرح کا تھا کہ آنکھیں سوتی تھیں اور دل جاگ رہا تھا۔ تمام انبیاء کی نیند اسی طرح کی ہوتی ہے۔ اس رات انہوں نے آپ سے کوئی بات نہ کی آپ کو اُٹھا کر چاہِ زمزم کے پاس لٹا دیا۔ اور آپ کا سینہ مبارک گردن تک خود جبریل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے چاک کیا۔ اور سینے اور پیٹ کی تمام چیزیں نکال کر انہیں اپنے ہاتھ سے زمزم کے پانی سے دھویں جب خوب پاک صاف کر چکے تو آپ کے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جس میں سونے کا ایک بڑا پیالہ تھا جو حکمت و ایمان سے پُر تھا اُس سے آپ کے سینے کو اور گلے کی رگوں کو پُر کر دیا۔ پھر سینے کو سی دیا گیا پھر آپ کو آسمان دنیا کی طرف لے چڑھے، وہاں کے دروازوں میں سے ایک دروازے کو کھٹکھٹایا فرشتوں نے پوچھا کہ کون ہو؟ آپ نے فرمایا جبریل، پوچھا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا میرے ساتھ محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا کیا آپ کو بلوایا گیا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں، سب بہت خوش ہوئے اور مرحبا کہتے ہوئے آپ کو لے گئے۔ آسمانی فرشتے بھی کچھ نہیں جانتے کہ زمین پر خدا تعالیٰ کیا کچھ کرنا چاہتا ہے جب تک کہ انہیں معلوم نہ کرایا جائے۔ آپ نے آسمان دنیا پر حضرت آدم علیہ السلام کو پایا، جبرئیل علیہ السلام نے تعارف کرایا کہ یہ آپ کے والد حضرت آدم ہیں انہیں سلام کیجیے۔ آپ نے سلام کیا حضرت آدم علیہ السلام نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب دیا مرحبا کہی اور فرمایا آپ میرے بہت ہی اچھے بیٹے ہیں۔ وہاں دو نہریں جاری دیکھ کر آپ نے حضرت جبرئیل سے دریافت کیا کہ یہ نہریں کیا ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ نیل اور فرات کا عنصر۔ پھر آپ کو آسمان میں لے چلے آپ نے ایک اور نہر دیکھی جس پر لُولُو اور موتیوں کے بالاخانے تھے جس کی مٹی خالص مشک کی تھی پوچھا یہ کونسی نہر ہے؟ جواب ملا کہ یہ نہر کوثر ہے جسے آپ کے پروردگار نے آپ کے لیے طے کر رکھی ہے۔ پھر آپ کو دوسرے آسمان پہ لے گئے وہاں کے فرشتوں سے بھی وہی باتیں ہوئیں پھر آپ کو تیسرے آسمان پہ لے گئے وہاں کے فرشتوں سے بھی وہی سوال جواب وغیرہ ہوئے جو آسمان اول پہ اور دوسرے آسمان پہ ہوئے تھے پھر آپ کو چوتھے آسمان پہ چڑھایا گیا اُن فرشتوں نے بھی اُسی طرح پوچھا اور جواب پایا۔ پھر پانچویں آسمان پر چڑھائے گئے وہاں بھی وہی کہا سُنا گیا پھر چھٹے پر پھر ساتویں آسمان پہ گئے وہاں بھی یہی بات چیت ہوئی۔ ہر آسمان پہ وہاں کے نبیوں سے ملاقاتیں ہوئیں جن کے نام حضورؐ نے تبلائے جن میں سے مجھے یہ یاد ہیں کہ دوسرے آسمان میں حضرت ادریسؑ چوتھے آسمان میں حضرت ہارونؑ پانچویں والے کا نام مجھے یاد نہیں چھٹے میں حضرت ابراہیمؑ ساتویں میں حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ وعلیٰ سائر الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ۔ جب آپ یہاں سے بھی اُونچے چلے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا خدایا میرا خیال تھا کہ مجھ سے بلند تو کسی کو نہ کرے گا۔ اب آپ اُس بلندی پہ پہنچے جس کا علم خدا ہی کو ہے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے پھر خدا کی طرف سے آپ کی جانب وحی کی گئی جس میں آپ کی اُمت پہ ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ جب آپ وہاں سے اُترے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کو روکا اور پوچھا کہ کیا حکم ملا؟ فرمایا دن رات میں پچاس نمازوں کا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ آپ کی اُمت کی طاقت سے باہر ہے آپ واپس جائیے اور کمی کی طلب کیجیے۔ آپ نے حضرت جبرئیلؑ کی طرف دیکھا کہ گویا آپ اُن سے مشورہ لے رہے ہیں اُن کا بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشارہ پایا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو کیا حرج ہے؟ آپ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف گئے اور اپنی جگہ ٹھہر کر دُعا کی کہ خدایا ہمیں تخفیف عطا ہو میری اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی پس اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں کم کر دیں پھر آپ واپس لوٹے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کو پھر روکا اور یہ سُن کر فرمایا جاؤ اور کم کراؤ۔ آپ پھر گئے پھر کم ہوئیں یہاں تک کہ آخر میں پانچ رہ گئیں۔ حضرت موسیٰؑ نے پھر بھی فرمایا کہ دیکھو میں بنی اسرائیل میں اپنی عمر گزار کر آیا ہوں اُنہیں اس سے بھی کم حکم تھا لیکن پھر بھی وہ بے طاقت ثابت ہوئے اور اُسے چھوڑ بیٹھے، آپ کی اُمت تو اُن سے بھی ضعیف ہے جسم کے اعتبار سے بھی اور دل بدن آنکھ، کان کے اعتبار سے بھی۔ آپ پھر جائیے اور اللہ تعالیٰ سے تخفیف کی طلب کیجیے آپ نے پھر حسبِ عادت حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا حضرت جبریلؑ آپ کو پھر اوپر لے گئے آپ نے اللہ تعالےٰ سے عرض کی کہ خدایا میری اُمت کے جسم دل کان آنکھیں اور بدن کمزور ہیں ہم سے اور بھی تخفیف کر اُسی وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد آپ نے جواب دیا لبیک وسعدیک۔ فرمایا سُن میری باتیں بدلتی نہیں جو میں نے اب مقرر کیا ہے یہی ام الکتاب میں لکھ چکا ہوں۔ یہ پانچ ہیں پڑھنے کے اعتبار سے اور پچاس ہیں ثواب کے اعتبار سے۔ جب آپ واپس آئے حضرت موسیٰؑ نے کہا کہو سوال منظور ہوا؟ آپ نے فرمایا ہاں کمی ہو گئی۔ یعنی پانچ کا ثواب پچاس کا مل گیا ہر نیکی کا ثواب دس گنا عطا فرمایا جانے کا وعدہ ہو گیا۔ حضرت موسیٰؑ نے پھر فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کا تجربہ کر چکا ہوں انہوں نے اس سے بھی ہلکے احکام کو ترک کر دیا تھا آپ پھر جائیے اور پروردگار سے کمی طلب کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اے کلیم اللہ میں گیا آیا اب تو مجھے کچھ شرم ہی ہوتی ہے آپ نے فرمایا اچھا پھر تشریف لے جائیے بسم اللہ کیجیے۔ اب جب آپ جاگے تو آپ مسجد الحرام میں ہی تھے۔ صحیح بخاری شریف میں یہ حدیث کتاب التوحید میں بھی ہے اور صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ہے۔

مسند احمد اور مسلم میں یہ حدیث کچھ اختلاف سے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے پاس براق لایا گیا جو گدھے سے
اونچا اور خچر سے نیچا تھا جو ایک ایک قدم اتنی دور رکھتا تھا جتنی دور اس کی
نگاہ پہنچے، میں اس پر سوار ہوا وہ مجھے لے چلا میں بیت المقدس پہنچا اور اسی کنڈے
میں اسے باندھ دیا جہاں انبیاء باندھا کرتے تھے۔ پھر میں نے مسجد میں جا کر دو رکعت
نماز ادا کی۔ جب وہاں سے نکلا تو جبرئیلؑ میرے پاس ایک برتن میں شراب لائے اور
ایک میں دودھ۔ میں نے دودھ کو پسند کر لیا۔ جبرئیلؑ نے فرمایا تم فطرت تک پہنچ گئے
پھر اوپر والی حدیث کی طرح آسمان اول پہ پہنچنا، اس کا کھلوانا فرشتوں کا دریافت
کرنا، جواب پانا ہر آسمان پہ اسی طرح ہونا بیان ہے۔ پہلے آسمان پہ حضرت آدم
علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جنھوں نے مرحبا کہا اور دعائے خیر کی دوسرے آسمان پہ
حضرت یحیٰی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہونے کا ذکر ہے جو دونوں
آپس میں خالہ زاد بھائی بھائی تھے ان دونوں نے بھی آپ کو مرحبا کہا اور دعائے
خیر دی پھر تیسرے آسمان پہ حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جنہیں
آدھا حسن دیا گیا ہے آپ نے بھی مرحبا کہا نیک دعا کی۔ پھر چوتھے آسمان پہ
حضرت ادریسؑ سے ملاقات ہوئی جن کی بابت فرمانِ خدا ہے وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا۔
ہم نے اسے اونچی جگہ اٹھا لیا ہے۔ پانچویں آسمان پہ حضرت ہارونؑ سے ملاقات
ہوئی۔ چھٹے آسمان پہ حضرت موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی۔ ساتویں آسمان پہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور سے تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ بیت المعمور میں ہر روز
ستر ہزار فرشتے جاتے ہیں مگر جو آج گئے ان کی باری پھر قیامت تک نہیں آئے گی
پھر سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے جس کے پتے ہاتھی کے کانوں کے برابر تھے اور جس کے
پھل مٹکے جیسے تھے اسے امر خدا نے ڈھک رکھا تھا اس خوبی کا کوئی بیان
نہیں کر سکتا، پھر وحی ہونے کا اور پچاس نمازوں کے فرض ہونے کا اور مشورہ
حضرت موسےؑ واپس جا جا کر کمی کرا کرا کر پانچ تک پہنچنے کا بیان ہے اس میں
یہ بھی ہے کہ آخر میں آپ سے فرمایا گیا جو نیکی کا ارادہ کرے گو نہ کرے تاہم اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک نیکی کا ثواب مل جاتا ہے اور اگر کرے تو دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور گناہ کے صرف ارادے سے گناہ نہیں لکھا جاتا اور کر لینے سے ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے (مسلم)

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس رات آپ کو اسرا بیت اللہ سے بیت المقدس تک ہوا اُسی رات معراج بھی ہوئی اور یہی حق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

مسند احمد میں ہے کہ براق کو لگام بھی تھی اور زین بھی تھی۔ جب وہ سواری کے وقت کسمسایا تو حضرت جبریلؑ نے کہا کیا کر رہا ہے؟ واللہ تجھ پر آپؐ سے پہلے آپؐ سے زیادہ بزرگ شخص کوئی سوار نہیں ہوا۔ پس براق پسینوں پسینوں ہو گیا۔

آپ فرماتے ہیں جب مجھے میرے رب عز وجل کی طرف چڑھایا گیا تو میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے تانبے کے ناخن تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ اور چھیل رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو جواب دیا گیا کہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور اُن کی عزت آبرو کے درپے رہتے تھے۔

ابوداؤد میں ہے کہ معراج والی رات جب میں حضرت موسیٰؑ کی قبر سے گزرا تو میں نے اُنہیں وہاں نماز میں کھڑا پایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے آپ سے مسجد اقصیٰ کے نشانات پوچھے جو آپ نے تبلانے شروع کیے ہی تھے جو صدیق اکبرؓ کہنے لگے آپ بجا ارشاد فرما رہے ہیں اور سچے ہیں۔ میری گواہی ہے کہ آپ رسول اللہ ہیں حضرت ابوبکرؓ نے اُسے دیکھ رکھا تھا۔

ابن جریر میں ہے کہ براق نے جب حضرت جبرئیل کی بات سُنی اور پھر وہ آپ کو سوار کرا کر لے چلا تو آپ نے راستے کے ایک کنارے پر ایک بڑھیا کو دیکھا پوچھا یہ کون ہے؟ جواب ملا کہ چلے چلیے۔ پھر آپ نے چلتے چلتے دیکھا کہ کوئی راستے سے یکسو ہے اور آپ کو بلا رہی ہے پھر آپ آگے بڑھے تو دیکھا کہ خدا کی ایک مخلوق ہے اور با آواز بلند کہہ رہی ہے السلام علیک یا اوّل السلام علیک یا اخر السلام علیک یا حاشر۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا جواب دیجیے، آپ نے اُن کے سلام کا جواب دیا۔ پھر دوبارہ ایسا ہی ہوا پھر تیسری مرتبہ بھی یہی ہوا یہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک کہ آپ بیت المقدس پہنچے۔ وہاں آپ کے سامنے پانی اور شراب اور دودھ پیش کیا گیا آپ نے دودھ لے لیا جبرئیل نے فرمایا آپ نے رازِ فطرت پالیا۔ اگر آپ پانی کا برتن لے کر پی لیتے تو آپ کی اُمت غرق ہو جاتی۔ اور اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی اُمت بہک جاتی۔ پھر آپ کے زمانے تک کے تمام انبیاء بھیجے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی امامت کرائی اور اُس رات نماز سب نے آپ کی اقتداء میں پڑھی۔ پھر حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا راستے کے کنارے جس بڑھیا کو آپ نے دیکھا تھا وہ گویا یہ دکھایا گیا کہ دنیا کی عمر اب صرف اتنی ہی باقی ہے جیسے اس بڑھیا کی عمر اور جس کی آواز پر آپ توجہ کرنے والے تھے وہ دشمن خدا ابلیس تھا اور جن کی اسلام کی آوازیں آپ نے سُنیں وہ ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ تھے علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اس میں بھی بعض الفاظ میں غرابت ونکارت ہے واللہ اعلم۔

اور روایت میں ہے کہ جب میں براق پر حضرت جبرئیل کی معیت میں چلا تو ایک جگہ اُنھوں نے مجھ سے فرمایا یہیں اُتر کر نماز ادا کیجیے جب میں نماز پڑھ چکا تو فرمایا جانتے ہو یہ کونسی جگہ ہے؟ یہ طیبہ (یعنی مدینہ) ہے یہی ہجرت گاہ ہے۔ پھر ایک اور جگہ مجھ سے نماز پڑھوائی اور فرمایا یہ طور سینا ہے جہاں اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا۔ پھر ایک اور جگہ نماز پڑھوا کر فرمایا یہ بیت لحم ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ پھر میں بیت المقدس پہنچا وہاں تمام انبیاء جمع ہوئے جبرئیلؑ نے مجھے امام بنایا میں نے اُن کی امامت کی پھر مجھے آسمان کی طرف چڑھا لے گئے۔ پھر آپ کا ایک ایک آسمان پر پہنچنا وہاں پیغمبروں سے ملنا مذکور ہے۔ فرماتے ہیں جب میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا تو مجھے ایک نورانی ابر نے ڈھک لیا میں اُسی وقت سجدے میں گر پڑا پھر آپ پر پچاس نمازوں کا فرض ہونا اور کم ہونا وغیرہ کا بیان ہے آخر میں حضرت موسیٰ کے بیان میں ہے کہ میری اُمت پر تو صرف دو نمازیں مقرر ہوئی تھیں لیکن وہ اُنہیں بھی نہ بجا لائے۔ آپ پھر پانچ سے بھی کمی چاہنے کے لیے گئے تو فرمایا گیا کہ میں نے تو آسمان وزمین کی پیدائش والے دن ہی تجھ پر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری اُمت پر یہ پانچ نمازیں مقرر کر دی تھیں۔ یہ پڑھنے میں پانچ ہیں اور ثواب میں پچاس ہیں۔ پس تو اور تیری اُمت اس کی حفاظت کرے آپ فرماتے ہیں اب مجھے یقین ہو گیا کہ خدا کا یہی آخری حکم ہے۔ پھر جب میں حضرت موسیٰؑ کے پاس پہنچا تو آپ نے مجھے پھر واپس لوٹنے کا مشورہ دیا لیکن چونکہ میں معلوم کر چکا تھا کہ خدائے تعالیٰ کا یہ حتمی حکم ہے اس لیے میں پھر خدا کے پاس نہ گیا۔

ابن ابی حاتم میں بھی معراج کے واقعہ کی مطول حدیث ہے اُس میں یہ بھی ہے کہ جب آپ بیت المقدس کی مسجد کے پاس اُس دروازے پر پہنچے جسے باب محمد کہا جاتا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) وہیں ایک پتھر تھا جسے حضرت جبریلؑ نے اپنی انگلی لگائی تو اُس میں سوراخ ہو گیا وہیں آپ نے براق کو باندھا اور مسجد پر چڑھ گئے بیچوں بیچ پہنچ جانے کے بعد حضرت جبریلؑ نے کہا آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے یہ آرزو کی ہے کہ وہ آپ کو حوریں دکھائے؟ آپ نے فرمایا ہاں کہا آئیے وہ یہ ہیں سلام کیجیے وہ صخرہ کے بائیں جانب بیٹھی ہوئی تھیں میں نے وہاں پہنچ کر اُنہیں سلام کیا سب نے میرے سلام کا جواب دیا میں نے پوچھا تم سب کون ہو؟ اُنہوں نے کہا ہم نیک سیرت خوب صورت حوریں ہم بیویاں ہیں خدا کے اُن پرہیزگار بندوں کی جو نیک کار ہیں جو گناہوں کے میل کچیل سے دُور ہیں جو پاک کر کے ہمارے پاس لائے جائیں گے پھر نہ نکالے جائیں گے ہمارے پاس ہی رہیں گے کبھی جُدا نہ ہوں گے ہمیشہ زندہ رہیں گے کبھی نہ مریں گے۔ میں اُن کے پاس سے چلا آیا وہیں لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے اور ذرا ہی دیر میں بہت سے آدمی جمع ہو گئے مؤذن نے اذان کہی تکبیر ہوئی اور ہم سب کھڑے ہو گئے منتظر تھے کہ امامت کون کرائے گا؟ جو جبریلؑ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آگے کر دیا میں نے اُنہیں نماز پڑھائی جب فارغ ہوا تو جبریلؑ نے کہا جانتے ہیں کن کو آپ نے نماز پڑھائی؟ میں نے کہا نہیں فرمایا آپ کے پیچھے آپ کے یہ سب مقتدی خدا کے پیغمبر تھے جنہیں اللہ تعالیٰ مبعوث فرما چکا ہے پھر میرا ہاتھ تھام کر آسمان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف لے چلے۔ پھر بیان ہے کہ دروازے آسمانوں کے کھلوائے فرشتوں نے سوال کیا جواب پاکر دروازے کھولے۔ پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا میرے بیٹے اور نیک نبی کو مرحبا ہو۔ اس میں چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ سے ملاقات کرنے کا ذکر بھی ہے ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ سے ملنے اور اُن کے بھی وہی فرمانے کا ذکر ہے جو حضرت آدمؑ نے فرمایا تھا۔ پھر مجھے وہاں سے بھی اُونچے لے گئے میں نے ایک نہر دیکھی جس میں لوٗ لوٗ، یاقوت اور زبرجد کے جام تھے اور بہترین خوش رنگ سبز پرند تھے۔ میں نے کہا یہ تو نہایت ہی نفیس پرند ہیں جبریلؑ نے فرمایا ہاں ان کے کھانے والے ان سے بھی اچھے ہیں پھر فرمایا معلوم بھی ہے یہ کونسی نہر ہے؟ میں نے کہا نہیں فرمایا وہ نہر کوثر ہے جو خدا نے آپ کو عطا فرما رکھی ہے اُس میں سونے چاندی کے آبخورے تھے جو یاقوت وزمرد سے جڑاؤ تھے اُس کا پانی دُودھ سے زیادہ سفید تھا میں نے ایک سونے کا پیالہ لے کر پانی بھر کر پیا تو وہ شہد سے بھی زیادہ میٹھا تھا اور مشک سے بھی زیادہ خوشبودار تھا جب میں اس سے بھی اُوپر پہنچا تو ایک نہایت خوش رنگ بادل نے مجھے آگھیرا جس میں مختلف رنگ تھے جبریلؑ نے تو مجھے چھوڑ دیا اور میں خدا کے سامنے سجدے میں گر پڑا۔ پھر پچاس نمازوں کے فرض ہونے کا بیان ہے پھر آپ واپس ہوئے حضرت ابراہیمؑ نے تو کچھ نہ فرمایا لیکن موسیٰ علیہ السلام نے آپ کو سمجھا بجھا کر واپس طلبِ تخفیف کے لیے بھیجا الغرض اسی طرح آپ کا بار بار بادل میں ڈھک جانا، دُعا کرنا تخفیف ہونا حضرت ابراہیمؑ سے ملتے ہوئے آنا اور حضرت موسیٰؑ سے بیان کرنا یہاں تک کہ پانچ نمازوں کا رہ جانا بیان ہے وغیرہ۔ آپ فرماتے ہیں پھر مجھے جبریلؑ لے کر نیچے اُترے میں نے اُن سے پوچھا کہ جس آسمان پر میں پہنچا وہاں کے فرشتوں نے خوشی ظاہر کی ہنس ہنس کر مسکراتے ہوئے مجھ سے ملے بجز ایک فرشتے کے کہ اُس نے میرے سلام کا جواب تو دیا مجھے مرحبا بھی کہا لیکن مسکرائے نہیں یہ کون ہیں اور اس کی وجہ کیا ہے؟ حضرت جبریلؑ نے فرمایا وہ مالک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جہنم کے داروغہ ہیں اپنے پیدا ہونے سے لے کر آج تک وہ ہنسے ہی نہیں اور قیامت تک ہنسیں گے بھی نہیں کیونکہ اُن کی خوشی کا یہی ایک بڑا موقعہ تھا۔ واپسی میں قریشیوں کے ایک قافلے کو دیکھا جو غلہ لادے جا رہا تھا اس میں ایک اُونٹ تھا جس پر ایک سفید اور ایک سیاہ بورا تھا جب آپ اُس کے قریب سے گزرے تو وہ چمک گیا اور مُڑ گیا اور گر پڑا اور لنگڑا ہو گیا آپ اُسی طرح اپنی جگہ پہنچا دیے گئے صبح آپ نے اپنے اس معراج کا ذکر لوگوں سے کیا۔ مشرکوں نے جب یہ سُنا تو وہ سیدھے حضرت ابوبکر رضؓ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے لو تمہارے پیغمبر صاحب تو کہتے ہیں کہ وہ آج کی ایک ہی رات میں مہینہ بھر کے فاصلے کے مقام تک ہو آئے آپ نے جواب دیا کہ اگر فی الواقع آپ نے یہ فرمایا ہو تو آپ سچے ہیں ہم تو اس سے بھی بڑی بات میں آپ کو سچا جانتے ہیں ہم مانتے ہیں کہ آپ کو آن کی آن میں آسمان سے خبریں پہنچتی ہیں۔ مشرکوں نے حضورؐ سے کہا کہ آپ کی سچائی کی کوئی علامت بھی آپ پیش کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں میں نے راستے میں فلاں فلاں جگہ قریش کا قافلہ دیکھا اُن کا ایک اونٹ جس پر سفید و سیاہ رنگ کے دو بورے ہیں وہ ہمیں دیکھ کر بھڑکا گھوما اور چکر کھا کر گر پڑا اور ٹانگ ٹوٹ گئی جب وہ قافلہ آیا لوگوں نے اُن سے جا کر پوچھا راستے میں کوئی نئی بات تو نہیں ہوئی؟ انہوں نے کہا ہاں ہوئی فلاں اُونٹ فلاں جگہ اس طرح گرا وغیرہ۔ کہتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اسی تصدیق کی وجہ سے اُنہیں صدیق کہا گیا ہے رضی اللہ عنہ۔ پھر آپؐ سے لوگوں نے سوال کیا کہ آپؐ نے تو حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ سے بھی ملاقات کی ہے اُن کے حُلیے تو بیان کیجیے آپ نے فرمایا ہاں موسیٰؑ تو گندم گوں رنگ کے ہیں جیسے ازدِ عمان کے آدمی ہوتے ہیں اور عیسیٰؑ درمیانہ قد کے کچھ سُرخی مائل رنگ کے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اُن کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ اس سیاق میں بھی عجائب و غرائب ہیں۔

مسند احمد میں ہے میں حطیم میں اور روایت میں ہے حجر میں سویا ہوا تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے والا آیا ایک نے درمیان والے سے کہا اور وہ میرے پاس آیا اور یہاں سے یہاں تک چاک کر ڈالا سینے گلے کے پاس سے ناف تک۔ پھر مندرجہ بالا حدیثوں کے مطابق بیان ہے اس میں ہے کہ چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ سے میں نے سلام کیا، آپ نے جواب دیا اور فرمایا نیک بھائی اور نیک نبی کو مرحبا ہو جب میں وہاں سے آگے بڑھ گیا تو آپ رو دیے پوچھا گیا کیسے روئے؟ جواب دیا کہ اس لیے کہ جو بچہ میرے بعد نبی بنا کر بھیجا گیا اُس کی اُمت بہ نسبت میری اُمت کے جنت میں زیادہ تعداد میں جائے گی۔ اس میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس چار نہریں دیکھیں دو ظاہر اور دو باطن میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا آپ نے مجھے تبلایا کہ باطنی تو جنت کی نہریں ہیں اور ظاہری نیل و فرات ہیں پھر میری جانب بیت المعمور بلند کیا گیا۔ پھر میرے پاس شراب کا دودھ کا اور شہد کا برتن آیا میں نے دودھ کا برتن لے لیا فرمایا یہ فطرت ہے جس پر تو ہے اور تیری اُمت۔ اس میں ہے کہ جب پانچ نمازیں ہی رہ گئیں اور پھر بھی کلیم خدا نے واپسی کا مشورہ دیا تو آپ نے فرمایا میں تو اپنے رب سے سوال کرتے کرتے شرما گیا اب میں راضی ہوں اور تسلیم کر لیتا ہوں۔ اور روایت میں ہے کہ میرے گھر کی چھت کھول دی گئی میں اس وقت مکہ میں تھا الخ اس میں ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ آسمانِ دنیا پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ ایک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جن کے دائیں بائیں بڑی بڑی جماعت ہے وہ داہنی جانب دیکھ کر مسکرا دیتے ہیں اور ہنسنے لگتے ہیں اور جب بائیں جانب نگاہ اُٹھتی ہے تو رو دیتے ہیں میں نے جبرئیل سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ اور ان کے دائیں بائیں کون ہیں؟ فرمایا یہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ اُن کی اولاد ہے دائیں جانب والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے جہنمی ہیں انہیں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور انہیں دیکھ کر رنجیدہ۔ اس روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے چھٹے آسمان پر ملاقات ہوئی۔ اس میں ہے کہ ساتویں آسمان سے میں اور اونچا پہنچایا گیا۔ مستوی میں پہنچ کر میں نے قلموں کے لکھنے کی آوازیں سُنیں۔ اس میں ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ کے مشورے میں طلب تخفیف کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے گیا تو اللہ نے آدھی معاف فرمادیں۔ پھر گیا پھر آدھی معاف ہوئی پھر گیا تو پانچ مقرر ہوئیں۔ اس میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ سے ہو کر جنت میں پہنچایا گیا جہاں سچے موتیوں کے خیمے تھے اور جہاں کی مٹی مشکِ خالص تھی یہ پوری حدیث صحیح بخاری شریف کی کتاب الصلوٰۃ میں ہے اور ذکر بنی اسرائیل میں بھی ہے اور بیانِ حج میں اور احادیثِ انبیاء میں بھی ہے۔ امام مسلم نے صحیح مسلم کتاب الایمان میں بھی وارد فرمائی ہے۔

مسند احمد میں ہے عبد اللہ بن شقیق نے حضرت ابو ذرؓ سے کہا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو کم از کم ایک بات تو ضرور پوچھ لیتا آپ نے دریافت فرمایا کیا بات؟ کہا یہی کہ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ تو حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا یہ تو میں نے آپ سے پوچھا تھا آپ نے جواب دیا کہ میں نے اُسے نور دیکھا میں اُسے کیسے دیکھ سکتا ہوں؟ اور روایت میں ہے کہ وہ نور ہے میں اُسے کہاں سے دیکھ سکتا ہوں؟ ایک روایت میں ہے میں نے نور دیکھا۔

بخاری و مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب میں نے معراج کے واقعہ کا لوگوں سے ذکر کیا اور قریش نے مجھے جھٹلایا میں اُس وقت حطیم میں کھڑا ہوا تھا اللہ تعالےٰ نے بیت المقدس میری نگاہوں کے سامنے لا دیا اور اُسے بالکل ظاہر کر دیا۔ اب جو نشانیاں وہ مجھ سے پوچھتے تھے میں دیکھتا جاتا تھا اور بتلاتا جاتا تھا۔

بیہقی میں ہے کہ بیت المقدس میں آپ نے حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔ اس میں ہے کہ جب واپس آکر آپ نے لوگوں میں یہ قصہ بیان فرمایا تو بہت لوگ فتنے میں پڑ گئے جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی تھی۔ کفار قریش کی جماعت اُسی وقت دوڑی بھاگی حضرت ابو بکرؓ کے پاس پہنچی اور کہنے لگے لو اور سنو آج تو تمہارے ساتھی ایک عجیب خبر سنا رہے ہیں کہتے ہیں ایک ہی رات میں وہ بیت المقدس سے ہو کر بھی آ گئے۔ آپ نے فرمایا اگر وہ فرماتے ہیں تو سچ ہے واقعی ہو آئے ہیں اُنہوں نے کہا یعنی تم اسے بھی مانتے لیتے ہو کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کو جائے اور صبح سے پہلے ملکِ شام سے واپس مکہ پہنچ جائے؟ آپ نے فرمایا اس سے بھی زیادہ بڑی بات کو میں اس سے بہت پہلے سے مانتا چلا آیا ہوں یعنی میں مانتا ہوں کہ اُن کے پاس آسمان سے خبریں آتی ہیں اور وہ اُن تمام میں سچے ہیں۔ اُسی وقت سے آپ کا لقب "صدیق" ہوا۔ رضی اللہ عنہ۔

دوسری حدیث حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ

ترمذی شریف میں ہے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے حضور سے پوچھا کہ یارسول اللہ اپنے معراج کی کیفیت تو بیان فرمائیے آپ نے فرمایا سنو میں نے اپنے اصحاب کو مکہ میں عشاء کی نماز دیر سے پڑھائی پھر جبرئیل میرے پاس سفید رنگ کا ایک جانور لائے گدھے سے اُونچا اور خچر سے نیچا اور مجھ سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جائیے اُس نے کچھ شوخی کی تو آپ نے اُس کا کان مروڑا اور مجھے اس پر سوار کرا دیا۔ اس میں مدینے میں نماز پڑھنے کا پھر مدین میں اُس درخت کے پاس نماز پڑھنے کا ذکر ہے جہاں حضرت موسیٰ ٹھہرے تھے۔ پھر بیت لحم میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے جہاں حضرت عیسیٰؑ تولد ہوئے تھے پھر بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا وہاں سخت پیاس لگنے کا اور دُودھ اور شہد کے برتن آنے کا اور پیٹ بھر کر دودھ پینے کا ذکر ہے فرماتے ہیں وہیں ایک شیخ تکیہ لگائے بیٹھے تھے جنہوں نے کہا یہ فطرت تک پہنچ گئے اور راہ یافتہ ہوئے۔ پھر ہم ایک وادی پر آئے جہاں جہنم کو میں نے دیکھا جو سخت دہکتے ہوئے انگارے کی طرح تھی پھر لوٹتے ہوئے فلاں جگہ قریش کا قافلہ ہمیں ملا جو اپنے کسی گمشدہ اُونٹ کی تلاش میں تھا۔ میں نے اُنہیں سلام کیا بعض لوگوں نے میری آواز بھی پہچان لی اور آپس میں کہنے لگے یہ آواز تو بالکل محمد کی ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر صبح سے پہلے میں اپنے اصحاب کے پاس مکہ شریف پہنچ گیا۔ میرے پاس ابوبکر آئے (رضی اللہ عنہ) اور کہنے لگے یارسول اللہ! آپ رات کو کہاں تھے؟ جہاں جہاں خیال پہنچا میں نے سب جگہ تلاش کیا لیکن آپ نہ ملے۔ میں نے کہا میں تو رات بیت المقدس ہو آیا کہا وہ تو یہاں سے مہینہ بھر کے فاصلے پر ہے اچھا وہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کچھ نشانات بیان فرمائیے اُسی وقت وہ میرے سامنے کر دیا گیا گویا کہ میں اُسے دیکھ رہا ہوں اب جو کبھی مجھ سے سوال ہوتا میں دیکھ کر جواب دے دیتا۔ پس ابوبکرؓ نے کہا میری گواہی ہے کہ آپ خدا کے سچے رسول ہیں لیکن کفارِ قریش باتیں بنانے لگے کہ ابن ابی کبشہ کو دیکھو کہتا پھرتا ہے کہ ایک ہی رات میں بیت المقدس ہو آیا۔ آپ نے فرمایا سنو میں تمہیں ایک نشان بتاؤں تمہارے قافلے کو میں نے فلاں مقام پر دیکھا اُن کا ایک اُونٹ گم ہو گیا تھا جسے فلاں شخص لے آیا۔ اب وہ اتنے فاصلے پر ہیں ایک منزل اُن کی فلاں جگہ ہو گی دوسری فلاں جگہ اور وہ فلاں دن یہاں پہنچیں گے اُن کے قافلے میں سب سے پہلے گندمی رنگ کا اونٹ ہے جس پر سیاہ جھول پڑی ہوئی ہے اور دو سیاہ بوریاں اسباب کی دونوں طرف لدی ہوئی ہیں جب وہ دن آیا جو دن اُس کے قافلے کے واپس پہنچنے کا حضورؐ نے بیان فرمایا تھا دوپہر کو لوگ دوڑے بھاگے شہر کے باہر گئے کہ دیکھیں یہ سب باتیں سچ ہیں؟ تو دیکھا کہ قافلہ آ رہا ہے اور واقعی وہی اونٹ آگے ہے۔ یہی روایت اور کتابوں میں بہت مطوّل بھی مروی ہے اور اُس میں بہت باتیں منکر بھی ہیں مثلاً حضرت صدیق اکبرؓ کا بیت المقدس کی نشانیاں دریافت کرنا وغیرہ۔

تیسری حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ جب آپ معراج والی رات جنت میں تشریف لے گئے تو ایک طرف سے پیروں کی چاپ کی آواز آئی آپ نے پوچھا جبریل یہ کون ہیں؟ جواب ملا کہ حضرت بلالؓ مؤذن ہیں۔ آپ نے واپس آکر فرمایا بلالؓ تو نجات پا چکے ہیں نے اسے اس اس طرح دیکھا۔ اس میں ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے بوقت ملاقات فرمایا نبی اُمّی کو مرحبا ہو۔ حضرت موسیٰؑ گندمی رنگ کے لانبے قد کے کانوں تک یا کانوں سے قدرے اونچے بالوں والے تھے۔ اس میں ہے کہ ہر نبی نے آپ کو پہلے سلام کیا۔ جہنم کے ملاحظہ کے وقت آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگ مردار کھا رہے ہیں۔ پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملا جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے (یعنی غیبت گو تھے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہیں آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو خود آگ جیسا سُرخ ہو رہا تھا۔ آنکھیں ٹیڑھی ترچھی تھیں، پوچھا یہ کون ہے؟ جبریلؑ نے فرمایا یہی ہے جس نے حضرت صالحؑ کی اونٹنی کو مار ڈالا تھا۔

مسند احمد میں ہے کہ جب آپ کو بیت المقدس پہنچا کر وہاں سے واپس لاکر ایک ہی رات میں مکہ شریف پہنچا دیا گیا اور آپ نے یہ خبر لوگوں کو سنائی۔ بیت المقدس کے نشان بتلائے اُن کے قافلے کی خبر دی تو بعض لوگ یہ کہہ کر ہم ایسی باتوں میں انہیں سچا نہیں مان سکتے اسلام سے پھر گئے۔ پھر یہ سب ابوجہل کے ہمراہ قتل کیے گئے۔ ابوجہل کہنے لگا کہ یہ ہمیں شجرۃ الزقوم سے ڈرا رہا ہے لاؤ کھجور اور مکھن لاؤ اور تمزق کرلو یعنی ملاکر کھالو اور آپ نے اس رات دجال کو اُس کی اصلی صورت میں دیکھا اور آنکھوں کا دیکھنا نہ کہ خواب میں دیکھنا۔ حضرت عیسیٰؑ حضرت موسیٰؑ حضرت ابراہیم کو بھی دیکھا دجال کی تشبیہ آپ نے بیان فرمائی وہ بھدا خبیث چندھا ہے اور اُس کی ایک آنکھ ایسی قائم ہے جیسے تارا اور بال ایسے ہیں جیسے کسی درخت کی گھنی شاخیں حضرت عیسیٰؑ کا وصف آپ نے اس طرح بیان فرمایا کہ وہ سفید رنگ گھنگھرالے بالوں والے درمیانہ قد کے ہیں اور حضرت موسیٰؑ گندمی رنگ کے مضبوط اور قوی آدمی ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تو بالکل ہوبہو مجھ جیسے ہی تھے الخ

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے مالک کو بھی جو جہنم کے دارو غہ ہیں دیکھا۔ اُن نشانیوں میں جو اللہ تعالےٰ نے آپ کو دکھائیں۔ پھر حضرت ابن عباسؓ آپ کے چچا زاد بھائی نے آیت قرآن فلا تکن فی مریۃ من لقائہ پڑھی جس کی تفسیر حضرت قتادہؒ اس طرح کرتے ہیں کہ موسیٰؑ کی ملاقات کے ہونے میں تو شک نہ کر ہم نے اُسے یعنی موسیٰؑ کو بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے بھیجا تھا۔

یہ روایت صحیح مسلم شریف میں بھی ہے اور سند سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں شب معراج ایک مقام سے مجھے نہایت ہی اعلیٰ اور مست خوشبو کی مہک آنے لگی میں نے پوچھا کہ یہ خوشبو کیسی ہے؟ جواب ملا کہ فرعون کی لڑکی کی مشاطہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اُس کی اولاد کے محل کی - فرعون کی شہزادی کو کنگھی کرتے ہوئے اُس کے ہاتھ سے اتفاقاً کنگھی گر پڑی تو اُس کی زبان سے بے ساختہ بسم اللہ نکل گیا - اس پر شہزادی نے اس سے کہا اللہ تو میرے باپ ہی ہیں ؟ اُس نے جواب دیا نہیں بلکہ اللہ وہ ہے جو مجھے اور تجھے اور خود فرعون کو روزیاں دیتا ہے - اُس نے کہا اچھا تو کیا تو میرے باپ کے سوا کسی اور کو اپنا رب مانتی ہے اُس نے جواب دیا کہ ہاں ہاں میرا تیرا اور تیرے باپ سب کا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے - اس نے اپنے باپ سے کہلوایا وہ سخت غضب ناک ہوا اور اُسی وقت سے اسے برسرِ دربار بلوا بھیجا اور کہا کیا تو میرے سوا کسی اور کو اپنا رب مانتی ہے ؟ اُس نے کہا ہاں میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے جو بلندیوں اور بزرگیوں والا ہے - فرعون نے اُسی وقت حکم دیا کہ تانبے کی جو گائے بنی ہوئی ہے اُسے خوب تپایا جائے اور جب وہ بالکل آگ جیسی ہو جائے تو اس کے بچوں کو ایک ایک کر کے اُس میں ڈال دیا جائے آخر میں خود اسے بھی اسی طرح ڈال دیا جائے - چنانچہ وہ گرم کی گئی جب آگ جیسی ہو گئی تو حکم دیا کہ اس کے بچوں کو ایک ایک کر کے اس میں ڈالنا شروع کرو - اس نے کہا بادشاہ ایک درخواست میری منظور کر وہ یہ کہ میری اور میرے ان بچوں کی ہڈیاں ایک ہی جگہ ڈال دینا - اُس نے کہا کہ اچھا تیرے کچھ حقوق ہمارے ذمہ ہیں اس لیے یہ منظور ہے جب اور سب بچے اس میں ڈال دیے گئے اور سب جل کر راکھ ہو گئے تو سب سے چھوٹے کی باری آئی جو ماں کی چھاتی سے لگا ہوا دودھ پی رہا تھا فرعون کے سپاہیوں نے اسے جب گھسیٹا تو اُس نیک بندی کے آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا خدا تعالیٰ نے اُس بچے کو اُسی وقت زبان دے دی اور اُس نے با آوازِ بلند کہا اماں جان ! افسوس نہ کرو اماں جان ذرا بھی پس و پیش نہ کرو حق پر جان دینا ہی سب سے بڑی نیکی ہے چنانچہ انہیں صبر آ گیا اسے بھی اُس میں ڈال دیا اور آخر میں اُن بچوں کی ماں کو بھی رضی اللہ عنہم اجمعین - یہ خوشبو کی مہکیں اُسی کے جنتی محل سے آ رہی ہیں - آپ نے اس واقعہ کے ساتھ ہی بیان فرمایا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار چھوٹے بچوں نے گہوارے ہی میں بات چیت کی ایک تو یہی بچہ - اور ایک وہ بچہ جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی کی شہادت دی تھی - اور ایک وہ بچہ جس نے حضرت جریج ولی اللہ کی پاک دامنی کی شہادت دی تھی - اور ایک وہ بچہ ــــ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام - اس روایت کی سند بے عیب ہے - اور روایت میں ہے کہ معراج والی رات کی صبح مجھے یقین تھا کہ جب میں یہ ذکر لوگوں سے کروں گا تو وہ مجھے جھٹلا ئیں گے چنانچہ آپ ایک طرف غمناکی کے ساتھ بیٹھ گئے اُسی وقت آپ کے پاس سے دشمنِ خدا ابوجہل گزرا اور پاس بیٹھ کر بطور مذاق کہنے لگا کہیے کوئی نئی بات ہے ؟ آپ نے فرمایا ہاں ہے - اُس نے کہا کیا ؟ آپ نے فرمایا رات کو مجھے سیر کرائی گئی اُس نے پوچھا کہاں تک پہنچے فرمایا بیت المقدس تک - کہا اور صبح کو پھر آپ یہاں موجود بھی ہیں ؟ آپ نے فرمایا ہاں - اب اس موذی کے دل میں خیال آیا کہ اس وقت انہیں جھٹلانا اچھا نہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں کے مجمع میں پھر یہ بات نہ کہیں اس لیے اُس نے کہا کیوں صاحب اگر میں ان سب لوگوں کو جمع کر لوں تو سب کے سامنے بھی آپ یہی کہیں گے ؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں ؟ سچی باتیں چھپانے کی نہیں ہوتیں - اُسی وقت اُس نے ہانک لگائی کہ اے بنی کعب بن لوی کی اولاد آؤ سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے پاس آکر بیٹھ گئے تو اُس ملعون نے کہا اب اپنی قوم کے ان لوگوں کے سامنے وہ بات بیان کرو جو مجھ سے کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا ہاں سنو مجھے آج رات سیر کرائی گئی - سب نے پوچھا کہاں تک گئے ؟ آپ نے فرمایا بیت المقدس تک - لوگوں نے کہا اچھا اور پھر صبح کو ہم میں موجود ہو ؟ آپ نے فرمایا ہاں - اب تو کسی نے تالیاں پیٹنی شروع کر دیں کوئی تعجب کے ساتھ اپنا ہاتھ اپنے ماتھے پہ رکھ کر بیٹھ رہا اور سخت حیرت کے ساتھ اُنھوں نے بالاتفاق آپ کو جھوٹا سمجھا پھر کچھ دیر کے بعد کہنے لگے اچھا تم وہاں کی کیفیت اور جو نشانات ہم پوچھیں بتا سکتے ہو ؟ ان میں وہ لوگ بھی تھے جو بیت المقدس ہو آئے تھے اور وہاں کے چپے چپے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقف تھے آپ نے فرمایا پوچھو کیا پوچھتے ہو؟ وہ پوچھنے لگے آپ تبلانے لگے۔ فرماتے ہیں بعض ایسے باریک سوال انہوں نے کیے کہ ذرا مجھے گھبراہٹ سی ہونے لگی اسی وقت مسجد میرے سامنے کردی گئی اب میں دیکھتا جاتا تھا اور بتاتا جاتا تھا۔ بس یوں سمجھو کہ عقیل کے گھر کے پاس ہی مسجد تھی یا عقال کے گھر کے پاس۔ یہ اس لیے کہ بعض اوصاف مجھے مسجد کے یاد نہیں رہے تھے آپ کے ان نشانات کے تبلانے کے بعد سب کہنے لگے حضورؐ نے اوصاف تو صاف صاف اور ٹھیک ٹھیک تبلائے۔ خدا کی قسم ایک بات میں بھی غلطی نہیں کی۔ یہ حدیث نسائی وغیرہ میں بھی موجود ہے۔

چوتھی حدیث حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

بہیقی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ہے کہ جب حضورؐ کو معراج کرائی گئی تو آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے جو ساتویں آسمان پر ہے جو چیز چڑھے وہ یہیں تک پہنچتی ہے پھر یہاں سے اُٹھالی جاتی ہے اور جو اُترے وہ یہیں تک اُترتی ہے پھر یہاں سے لے لی جاتی ہے۔ اس درخت پر سونے کی ٹڈیاں چھا رہی تھیں۔ حضورؐ کو پانچ وقت کی نمازیں اور سورہ بقرہ کے آخر کی آیتیں دی گئیں اور یہ کہ آپ کی اُمت میں سے جو شرکت نہ کرے گا اُس کے کبیرہ گناہ بھی بخش دیے جائیں گے، مسلم وغیرہ میں بھی یہ روایت ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ سے معراج کی مطول حدیث بھی مروی ہے جس میں غرابت ہے حسن بن عرفہ نے اپنے مشہور جزء میں اُسے وارد کی ہے۔ حضرت ابوظبیان کہتے ہیں ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے صاحبزادے حضرت ابوعبیدہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ کے پاس محمد بن سعد بن ابی وقاصؓ بھی تھے تو حضرت محمد بن سعد نے ابوعبیدہؓ سے کہا تم نے معراج کی بابت جو کچھ اپنے والد صاحب سے سُنا ہو سناؤ، انہوں نے کہا میں نہیں آپ ہی سُنائیے جو آپ نے اپنے والد صاحب سے سُنا ہو پس آپ نے روایت بیان کرنی شروع کی۔ اس میں یہ بھی ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب براق اونچائی پہ چڑھتا اُس کے ہاتھ پاؤں برابر کے ہو جاتے ۔ اسی طرح جب نیچے کی طرف اُترتا تب بھی برابر ہی رہتے جس سے سوار کو تکلیف نہ ہو ۔ ہم ایک صاحب کے پاس سے گزرے جو طویل قامت سیدھے بالوں والے گندمی رنگ کے تھے ایسے ہی جیسے ازدِشنوہ قبیلے کے آدمی ہوتے ہیں وہ آواز بلند کہہ رہے تھے کہ تونے اس کا اکرام کیا اور اسے فضیلت عطا فرمائی ۔ ہم نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا پوچھا کہ جبریلؑ یہ تمہارے ساتھ کون ہیں ؟ جبریلؑ نے کہا یہ احمدؐ ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) انہوں نے فرمایا نبی اُمی عربی کو مرحبا ہو جس نے اپنے رب کی رسالت پہنچائی اور اپنی اُمت کی خیر خواہی کی پھر ہم لوٹے میں نے پوچھا جبریلؑ یہ کون ہیں ؟ آپ نے فرمایا یہ موسیٰ بن عمران ہیں (علیہ الصلوٰۃ والسلام) میں نے کہا اور یہ ایسے لفظوں سے باتیں کس سے کر رہے ہیں ؟ فرمایا اللہ تعالیٰ سے آپ کے بارے میں ۔ میں نے کہا خدا سے اور اس آواز سے ؟ فرمایا ہاں خدا کو ان کی تیزی معلوم ہے ۔ پھر ہم ایک درخت کے پاس سے نکلے جس کے پھل چراغوں جیسے تھے اُس کے نیچے ایک بزرگ شیخ بیٹھے ہوئے تھے جن کے پاس بہت سے چھوٹے بچے تھے حضرت جبریلؑ نے مجھ سے فرمایا چلو اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے سلام کرو ۔ ہم نے وہاں پہنچ کر انہیں سلام کیا جواب پایا ۔ جبرئیلؑ سے آپ نے میری نسبت پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ یہ آپ کے لڑکے احمدؐ ہیں تو آپؑ نے فرمایا مرحبا ہو نبی اُمی کو جس نے اپنے رب کی پیغمبری پوری کی اور اپنی اُمت کی خیر خواہی کی ، میرے خوش نصیب بیٹے آج رات آپ کی ملاقات اپنے پروردگار سے ہونے والی ہے آپ کی اُمت سب سے آخری اُمت ہے اور سب سے کمزور بھی ہے ۔ خیال رکھنا ایسے ہی کام ہوں جو اُن پہ آسان رہیں ۔ پھر ہم مسجد اقصیٰ پہنچے میں نے اُتر کر براق کو اُسی حلقے میں باندھا جس میں اور انبیاء باندھا کرتے تھے پھر مسجد میں گیا وہاں میں نے نبیوں کو پہچانا کوئی نماز میں کھڑا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدے میں پھر میرے پاس شہد کا اور دودھ کا برتن لایا گیا میں نے دودھ کا برتن لے کر پی لیا جبرئیل نے میرے مونڈھے پہ ہاتھ رکھ کر فرمایا:۔ فطرت کو تو پہنچ گیا۔ رب محمدؐ کی قسم۔ پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور میں نے اُن سب کو نماز پڑھائی پھر ہم واپس لوٹ آئے۔ اس کی اسناد غریب ہے۔ اس میں بھی غرائب ہیں مثلاً انبیاء کا آپ کی شناخت کا سوال پھر آپ کا اُن کے پاس سے جانے کے بعد اُن کی معرفت کا سوال وغیرہ حالانکہ صحیح حدیثوں میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام پہلے ہی آپ کو بتلا دیا کرتے تھے کہ یہ فلاں نبی ہیں تاکہ سلام پہچان کے بعد ہو۔ پھر اس میں ہے کہ انبیاء سے ملاقات بیت المقدس کی مسجد میں داخل ہونے سے پہلے ہی ہوئی حالانکہ صحیح روایتوں میں ہے کہ ان سے ملاقات آسمانوں پہ ہوئی پھر آپ دوبارہ اترتے ہوئے واپسی میں بیت المقدس کی مسجد میں آئے وہ سب بھی آپ کے ساتھ تھے اور یہاں آپ نے انہیں نماز پڑھائی۔ پھر براق پہ سوار ہوکر مکے شریف واپس آئے واللہ اعلم۔

مسند احمد میں ابن مسعود کی روایت سے ہے کہ شب معراج میں ابراہیمؑ اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام سے ملا وہاں قیامت کے قائم ہونے کے خاص وقت کی بابت مذاکرہ ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لاعلمی ظاہر کی تو کہا حضرت موسیٰ سے پوچھو انہوں نے بھی بے خبری ظاہر کی پھر طے ہوا کہ حضرت عیسیٰ پہ رکھو آپ نے فرمایا اُس کے صحیح وقت کا علم تو بجز خدا کے کسی کو نہیں ہاں یہ تو مجھ سے فرمایا گیا ہے کہ دجال نکلنے والا ہے اُس وقت میرے ساتھ دو چھڑیاں ہوں گی وہ مجھے دیکھتے ہی سیسے کی طرح گھلنے لگے گا آخر میری وجہ سے اللہ اُسے ہلاک کرے گا پھر تو درخت پتھر بھی بول اُٹھیں گے کہ اے مسلمان دیکھ یہاں میرے نیچے ایک کافر چھپا ہوا ہے آ اور اسے قتل کر۔ پس اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کرے گا۔ لوگ ٹھنڈے دلوں اپنے شہروں اور وطنوں میں لوٹ جائیں گے اُسی زمانے میں یاجوج ماجوج نکلیں گے جو ہر اونچائی سے کودتے پھاندتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئیں گے جو چیز پائیں گے غارت کر دیں گے جو پانی دیکھیں گے پی جائیں گے آخر لوگ تنگ آکر مجھ سے شکایت کریں گے میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کروں گا۔ اللہ ان سب کو ایک ساتھ ہی ہلاک کر دے گا لیکن زمین پہ ان لاشوں کی تعفن کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہو جائے گا اُس وقت اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا جو ان کی لاشوں کو بہا کر سمندر میں ڈال دے گی۔ مجھے یہ خوب معلوم ہے کہ اس کے بعد ہی فوراً قیامت آجائے گی جیسے پورے دن کی حمل والی ہو کہ نہ جانے صبح فارغ ہو جائے یا رات ہی کو۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات مسجد حرام سے بیت المقدس کی مسجد تک پہنچایا گیا اُس رات آپ زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان تھے جو جبرئیل دائیں اور میکائیل بائیں سے آپ کو اُڑا لے گئے یہاں تک کہ آپ آسمان کی بلندیوں تک پہنچے لوٹتے ہوئے آپ نے اُن کی تسبیحیں بھی مع اور تسبیحوں کے سنیں۔

یہ روایت اسی صورت کی آیت تسبح له السموٰت السبع الخ کی تفسیر میں آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پانچویں حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ

مسند میں ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطابؓ جابیہ میں تھے۔ بیت المقدس کی فتح کا ذکر ہوا آپ نے حضرت کعبؓ سے پوچھا کہ تمہارے خیال میں مجھے وہاں کس جگہ نماز پڑھنی چاہیے۔ انہوں نے فرمایا مجھ سے پوچھتے ہو تو میں تو کہوں گا کہ صخرہ کے پیچھے نماز پڑھیے تا کہ سارا بیت المقدس آپ کے سامنے رہے آپ نے فرمایا تم نے وہی یہودیت کی مشابہت کی۔ میں تو اُس جگہ نماز پڑھوں گا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہے۔ پس آپ نے آگے بڑھ کر قبلے کی طرف نماز ادا کی۔ بعد از ادائے نماز آپ نے صخرہ کے آس پاس سے تمام کوڑا سمیٹا اور اپنی چادر میں باندھ کر باہر پھینکنا شروع کیا اور اوروں نے بھی آپ کا

11865

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ ٹپایا۔ پس آپ نے نہ تو صخرہ کی ایسی تعظیم کی جیسے یہود کرتے تھے کہ نماز بھی اُسی کے پیچھے پڑھتے تھے بلکہ اُسی کو قبلہ بنا رکھا تھا۔ چونکہ حضرت کعبؓ بھی اسلام سے پہلے یہودی تھے اسی لیے آپ نے ایسی رائے پیش کی تھی جسے خلیفۃ المسلمین نے ٹھکرا دیا۔ اور نہ آپ نے نصرانیوں کی طرح صخرہ کی اہانت کی کہ انہوں نے تو اُسے کوڑا کرکٹ ڈالنے کی جگہ بنا رکھا تھا بلکہ آپ نے خود مٹی کے آس پاس سے کوڑا اُٹھا کر پھینکا یہ بالکل اُس حدیث کے مشابہ ہے جس میں ہے کہ نہ تو قبروں پر بیٹھو نہ اُن کی طرف نماز ادا کرو۔

چھٹی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

ایک طویل روایت معراج کی بابت ابوہریرہؓ سے غربت والی بھی مروی ہے اُس میں ہے کہ جبرئیل اور میکائیل آپ کے پاس آئے جبرئیل نے میکائیل سے کہا کہ میرے پاس زمزم کے پانی کا طشت بھر لاؤ کہ میں ان کے دل کو پاک کروں اور ان کے سینے کو کھول دوں۔ پھر آپ کا پیٹ چاک کیا اور اُسے تین بار دھویا اور تینوں مرتبہ حضرت میکائیل کے لائے ہوئے پانی کے طشت سے اُسے دھویا اور آپ کے سینے کو کھول دیا سب غل غش دُور کر دیا اور علم وحلم ایمان ولیقین سے اُسے پُر کیا اسلام اُس میں بھر دیا اور آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت لگا دی۔ اور ایک گھوڑے پر بٹھا کر آپ کو حضرت جبرئیلؑ لے چلے دیکھا کہ ایک قوم ہے ادھر کھیتی کاٹتی ہے ادھر بڑھ جاتی ہے۔ حضرت جبرئیلؑ سے آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا یہ راہ خدا کے مجاہد ہیں جن کی نیکیاں سات سات سو تک بڑھتی ہیں اور جو خرچ کریں اُس کا بدلہ پاتے ہیں اللہ تعالیٰ بہترین رزاق ہے پھر آپ کا گزر اُس قوم پر ہوا جن کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے تھے ہر بار ٹھیک ہو جاتے اور پھر کچلے جاتے دم بھر کی اُنہیں مہلت نہ ملتی تھی میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیلؑ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ فرض نمازوں کے وقت ان کے سر بھاری ہو جایا کرتے تھے پھر کچھ لوگوں کو میں نے دیکھا کہ اُن کے آگے پیچھے دھجیاں ٹنک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہیں اور اونٹ اور جانوروں کی طرح کانٹوں والے درخت جہنمی کھا رہے ہیں اور جہنم کے پتھر اور انگارے کھا رہے ہیں میں نے کہا یہ کیسے لوگ ہیں؟ فرمایا اپنے مال کی زکوٰۃ دینے والے۔ اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ یہ خود اپنی جانوں پہ ظلم کرتے تھے۔ پھر میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا کہ اُن کے سامنے ایک ہنڈیا میں تو صاف ستھرا گوشت ہے دوسری میں خبیث سڑا بھُسا گندہ گوشت ہے یہ اُس اچھے گوشت سے تو روک دیے گئے ہیں اور اس بدبودار بدمزہ سڑے ہوئے گوشت کو کھا رہے ہیں میں نے سوال کیا یہ کس گناہ کے مرتکب ہیں؟ جواب ملا کہ یہ وہ مرد ہیں جو اپنی حلال بیویوں کو چھوڑ کر حرام عورتوں کے پاس گذارتے تھے اور وہ عورتیں ہیں جو اپنے حلال خاوندوں کو چھوڑ کر اوروں کے ہاں رات گزارتی تھیں۔ پھر آپ نے دیکھا کہ راستے میں ایک لکڑی ہے کہ ہر کپڑے کو پھاڑ دیتی ہے اور ہر چیز کو زخمی کر دیتی ہے۔ پوچھا یہ کیا؟ فرمایا یہ آپ کے اُن امتیوں کی تمثال ہے جو راستے روک کر بیٹھ جاتے ہیں پھر اس آیت کو پڑھا ولا تقعدوا بکل صراط توعدون الخ یعنی ہر ہر راستے پہ لوگوں کو خوفزدہ کرنے اور راہِ خدا سے روکنے کو نہ بیٹھا کرو۔ الخ پھر دیکھا کہ ایک شخص بہت بڑا ڈھیر جمع کیے ہوئے ہے جسے اُٹھا نہیں سکتا پھر بھی وہ اور بڑھا رہا ہے۔ پوچھا جبرئیل یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ آپ کی اُمت کا وہ شخص ہے جس کے اُوپر لوگوں کے حقوق اس قدر ہیں کہ وہ ہرگز ادا نہیں کر سکتا۔ تاہم وہ اور حقوق چڑھا رہا ہے اور امانتیں لے رہا ہے پھر آپ نے ایک جماعت کو دیکھا جن کی زبانیں اور ہونٹ لوہے کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں ادھر کٹے اُدھر درست ہو گئے پھر کٹے یہی حال برابر جاری ہے پوچھا یہ کون لوگ ہیں فرمایا یہ فتنے کے واعظ اور خطیب ہیں۔ پھر دیکھا کہ ایک چھوٹے سے پتھر کے سوراخ میں سے ایک بڑا بھاری بیل نکل رہا ہے پھر وہ لوٹنا چاہتا ہے لیکن نہیں جا سکتا۔ پوچھا جبرئیلؑ یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ وہ شخص ہے جو کوئی بڑا بول بولتا تھا پھر اُس پہ نادم تو ہوتا تھا لیکن لوٹا نہیں سکتا تھا۔ پھر آپ ایک وادی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پہنچے وہاں نہایت نفیس خوش گوار ٹھنڈی ہوا اور دل خوش کن معطر خوشبودار راحت و سکون کی مبارک صدائیں سن کر آپ نے پوچھا یہ کیا ہے ؟ حضرت جبرئیل نے فرمایا یہ جنت کی آواز ہے وہ کہہ رہی ہے کہ خدایا مجھ سے اپنا وعدہ پورا کر میرے بالا خانے ریشم ، موتی ۔ مونگے سونا چاندی جام کٹورے شہد پانی دودھ شراب وغیرہ وغیرہ نعمتیں بہت زیادہ ہو گئی ہیں ۔ اسے خدا کی طرف سے جواب ملا کہ ہر ایک مسلمان مومن مرد عورت جو مجھے اور میرے رسولوں کو مانتا ہو نیک عمل کرتا ہو نہ میرے برابر کسی کو سمجھتا ہو وہ سب تجھ میں داخل ہوں گے ۔ سن جس کے دل میں میرا ڈر ہے وہ ہر خوف سے محفوظ ہے جو مجھ سے سوال کرتا ہے وہ محروم نہیں رہتا جو مجھے قرض دیتا ہے میں اُسے بدلہ دیتا ہوں جو مجھ پر توکل کرتا ہے میں اُسے کفایت کرتا ہوں میں سچا معبود ہوں میرے سوا اور کوئی معبود نہیں ۔ میرے وعدے خلاف نہیں ہوتے ۔ مومن نجات یافتہ ہیں اللہ تعالیٰ بابرکت ہے جو سب سے بہتر خالق ہے ۔ یہ سُن کر جنت نے کہا بس میں خوش ہو گئی ۔ پھر آپ ایک دوسری وادی میں پہنچے جہاں نہایت بُری اور بھیانک مکروہ آوازیں آرہی تھیں اور سخت بدبو تھی آپ نے اس کی بابت بھی جبرئیلؑ سے پوچھا انہوں نے بتلایا کہ یہ جہنم کی آواز ہے وہ کہہ رہی ہے کہ خدایا مجھ سے اپنا وعدہ پورا کر اور مجھے وہ دے میرے طوق و زنجیر میرے شعلے اور گرماؤ میرا تھور اور لہو پیپ میرے عذاب اور سزا کے سامان بہت وافر ہو گئے ہیں میرا گہراؤ بہت زیادہ ہے میری آگ بہت تیز ہے مجھے وہ دے جس کا وعدہ مجھ سے ہوا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر مشرک و کافر خبیث منکر بے ایمان مرد عورت تیرے لیے ہے یہ سُن کر جہنم نے اپنی رضامندی ظاہر کی آپ پھر چلے یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچے اتر کر صخرہ میں اپنے گھوڑے کو باندھا اندر جا کر فرشتوں کے ساتھ نماز ادا کی فراغت کے بعد انہوں نے پوچھا کہ جبرئیل یہ آپ کے ساتھ کون ہیں ؟ آپ نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ انہوں نے کہا آپ کی طرف بھیجا گیا ؟ فرمایا ہاں ، سب نے مرحبا کہا کہ بہترین بھائی اور بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی اچھے خلیفہ ہیں اور بہت اچھائی اور عزت سے آئے ہیں پھر آپ کی ملاقات نبیوں کی رُوحوں سے ہوئی سب نے اپنے پروردگار کی ثنا بیان کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا خدا کا شکر ہے جس نے مجھے اپنا خلیل بنایا اور مجھے بہت بڑا ملک دیا اور میری اُمت کو ایسی فرماں بردار بنایا کہ اُن کی اقتداء کی جاتی ہے اُسی نے مجھے آگ سے بچا لیا اور اُسے میرے لیے ٹھنڈک اور سلامتی بنا دی۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا خدا ہی کی مہربانی ہے کہ اُس نے مجھ سے کلام کیا میرے دشمنوں کو آلِ فرعون کو ہلاک کیا بنی اسرائیل کو میرے ہاتھوں نجات دی میری اُمت میں ایسی جماعت رکھی جو حق کی ہادی اور حق کے ساتھ عدل کرنے والی تھی۔ پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی ثنا بیان کرنی شروع کی کہ الحمد للہ خدا نے مجھے عظیم الشان ملک دیا مجھے زبور کا علم دیا میرے لیے لوہا نرم کر دیا پہاڑوں کو مسخر کر دیا اور پرندوں کو بھی جو میرے ساتھ تسبیح خدا کرتے تھے مجھے حکمت اور پُر زور کلام عطا فرمایا۔ پھر حضرت سلیمانؑ نے ثنا خوانی شروع کی کہ الحمد للہ خدا نے ہواؤں کو میرے تابع کر دیا اور شیاطین کو بھی۔ کہ وہ میرے فرمان کے ماتحت بڑے بڑے محلات اور نقشے اور برتن وغیرہ بنانے تھے اُس نے مجھے جانوروں کی گفتگو کے سمجھنے کا علم عطا فرمایا ہر چیز میں مجھے فضیلت دی انسانوں کے جنوں کے پرندوں کے لشکر میری ماتحت کر دیے اور اپنے بہت سے مومن بندوں پر مجھے فضیلت دی اور مجھے وہ سلطنت دی جو میرے بعد کسی کے لائق نہیں اور وہ بھی ایسی جس میں پاکیزگی ہی پاکیزگی تھی اور کوئی حساب نہ تھا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کی تعریف بیان کرنی شروع کی کہ اُس نے مجھے اپنا کلمہ بنایا اور میری مثال حضرت آدمؑ کی سی۔ جسے مٹی سے پیدا کر کے کہہ دیا تھا کہ ہو جا اور وہ ہو گئے تھے اُس نے مجھے کتاب وحکمت توراۃ و انجیل سکھائی میں مٹی کا پرند بناتا پھر اُس میں پھونک مارتا تو وہ بحکم خدا زندہ پرند بن کر اُڑ جاتا۔ میں بچپن کے اندھوں کو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جذامیوں کو بحکم خدا اچھا کر دیتا تھا مُردے اللہ کی اجازت سے زندہ ہو جاتے تھے مجھے اُس نے اُٹھا لیا مجھے پاک صاف کر دیا مجھے اور میری والدہ کو شیطان سے بچا لیا ہم پر شیطان کا کچھ دخل نہ تھا۔ اب جناب رسول آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب نے تو اللہ کی تعریفیں بیان کر لیں اب میں کرتا ہوں۔ اللہ ہی کے لیے حمد و ثنا ہے جس نے مجھے رحمت للعالمین بنا کر اپنی تمام مخلوق کے لیے ڈرانے اور خوشخبری دینے والا بنا کر بھیجا مجھ پر قرآن کریم نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا بیان ہے میری اُمت کو تمام اور اُمتوں سے افضل بنایا جو کہ اوروں کی بھلائی کے لیے بنائی گئی ہے اُسے بہترین اُمت بنائی انہی کو اوّل کی اور آخر کی امت بنایا۔ میرا سینہ کھول دیا میرے بوجھ دُور کر دیئے میرا ذکر بلند کر دیا مجھے شروع کرنے والا اور ختم کرنے والا بنایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا انہی وجوہ سے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے افضل ہیں۔ امام ابو جعفر رازی فرماتے ہیں شروع کرنے والے آپ ہیں یعنی بروز قیامت شفاعت آپ ہی سے شروع ہو گی پھر آپ کے سامنے تین ڈھکے ہوئے برتن پیش کیے گئے۔ پانی کے برتن میں سے آپ نے تھوڑا سا پی کر واپس کر دیا پھر دودھ کا برتن لے کر آپ نے پیٹ بھر دُودھ پیا۔ پھر شراب کا برتن لایا گیا تو آپ نے اُس کے پینے سے انکار کر دیا کہ میں شکم سیر ہو چکا ہوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا یہ آپ کی اُمت پر حرام کر دی جانے والی ہے اور اگر آپ اسے پی لیتے تو آپ کی اُمت میں سے آپ کے تابعدار بہت ہی کم ہوتے۔ پھر آپ کو آسمان کی طرف چڑھایا گیا دروازہ کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا یہ کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا کیا آپ کی طرف بھیج دیا گیا؟ فرمایا ہاں انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اس بھائی اور خلیفہ کو خوش رکھے یہ بڑے اچھے بھائی اور نہایت عمدہ خلیفہ ہیں اسی وقت دروازہ کھول دیا گیا۔ آپ نے دیکھا کہ ایک شخص ہیں پوری پیدائش کے عام لوگوں کی طرح اُن کی پیدائش میں کوئی نقصان نہیں اُن کے دائیں ایک دروازہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں سے خوشبو کی لپٹیں آرہی ہیں اور بائیں جانب ایک دروازہ ہے جہاں سے خبیث ہوا آرہی ہے داہنی طرف کے دروازے کو دیکھ کر ہنس دیتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور بائیں طرف کے دروازے کو دیکھ کر رو دیتے ہیں اور غمگین ہو جاتے ہیں ہیں نے کہا جبرئیل یہ شیخ پوری پیدائش والے کون ہیں؟ جن کی خلقت میں کچھ بھی نہیں گھٹا اور یہ دونوں دروازے کیسے ہیں؟ جواب ملاکہ یہ آپ کے والد حضرت آدم علیہ السلام ہیں دائیں جانب جنت کا دروازہ ہے۔ اپنی جنتی اولاد کو دیکھ کر خوش ہو کر ہنس دیتے ہیں اور بائیں جانب جہنم کا دروازہ ہے اپنی دوزخی اولاد کو دیکھ کر رو دیتے ہیں اور غمگین ہو جاتے ہیں پھر دوسرے آسمان کی طرف چڑھے اسی طرح کے سوال د جواب کے بعد دروازہ کھلا وہاں آپ نے دو جوانوں کو دیکھا دریافت پر معلوم ہوا کہ یہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام ہیں یہ دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی ہوتے ہیں پھر اسی طرح تیسرے آسمان پر پہنچے وہاں حضرت یوسف علیہ السلام کو پایا جنہیں حسن میں اور لوگوں پر وہی فضیلت تھی جو چاند کو باقی ستاروں پر۔ پھر چوتھے آسمان پر اسی طرح پہنچے وہاں حضرت ادریس علیہ السلام کو پایا جنہیں اللہ تعالیٰ نے بلند مکان پر چڑھا لیا ہے پھر آپ پانچویں آسمان پر بھی انہی سوالات وجوابات کے بعد پہنچے دیکھا کہ ایک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کے آس پاس کچھ لوگ ہیں جو ان سے باتیں کر رہے ہیں۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب ملا کہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں جو اپنی قوم میں ہر دلعزیز تھے اور یہ لوگ بنی اسرائیل ہیں۔ پھر اسی طرح چھٹے آسمان پر پہنچے حضرت موسیٰ کو دیکھا آپ کے ان سے بھی آگے نکل جانے پر وہ رو دیئے، دریافت کرنے پر سبب یہ معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل میری نسبت یہ سمجھتے تھے کہ تمام اولادِ آدم میں خدا کے پاس سب سے زیادہ بزرگ میں ہوں لیکن یہ ہیں میرے خلیفہ جو دنیا میں ہیں اور میں آخرت میں ہوں خیر صرف یہی ہوتے تو بھی چنداں مضائقہ نہ تھا لیکن ہر نبی کے ساتھ ان کی امت ہے۔ پھر آپ اسی طرح ساتویں آسمان پر پہنچے وہاں ایک صاحب کو دیکھا جن کی ڈاڑھی میں کچھ سفید بال تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ جنت کے دروازے پر ایک کرسی لگائے بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے پاس کچھ اور لوگ بھی ہیں بعض کے چہرے تو روشن ہیں اور بعض کے چہروں پر کچھ کم چمک ہے بلکہ زنگ میں کچھ اور بھی ہے۔ یہ لوگ اُٹھے اور نہر میں ایک غوطہ لگایا جس سے زنگ قدرے نکھر گیا پھر دوسری نہر میں نہائے کچھ اور نکھر گئے پھر تیسری میں غسل کیا بالکل روشن سفید چہرے ہوگئے۔ آکر دوسروں کے ساتھ مل کر بیٹھ گئے اور اُنہی جیسے ہوگئے۔

آپ کے سوال پر حضرت جبرئیلؑ نے بتلایا کہ یہ آپ کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں روئے زمین پر سفید بال سب سے پہلے ان ہی کے نکلے یہ سفید منہ والے وہ ایمان دار لوگ ہیں جو برائیوں سے بالکل بچے رہے اور جن کے چہروں کے رنگ میں کچھ قدورت تھی یہ وہ لوگ ہیں جن سے نیکیوں کے ساتھ کچھ بدیاں بھی سرزد ہوگئی تھیں ان کی توبہ پر اللہ تعالیٰ مہربان ہوگیا۔ اول نہر رحمت اللہ ہے۔ دوسری نعمت اللہ ہے۔ تیسری شراب طہور کی نہر ہے جو جنتیوں کی خاص شراب ہے پھر آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ ہی کی سنتوں پر جو پابندی کرے وہ یہاں تک پہنچایا جاتا ہے اُس کی جڑ سے پاکیزہ پانی کی صاف ستھرے دودھ کی لذیذ بے نشہ شراب کی اور صاف شہد کی نہریں جاری تھیں اس درخت کے سائے میں کوئی سوار اگر ستر سال بھی چلا جائے تاہم اُس کا سایہ ختم نہیں ہوتا۔ اُس کا ایک ایک پتہ اتنا بڑا ہے کہ ایک ایک اُمت کو ڈھانپ لے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل کے نور نے اُسے چار طرف سے ڈھک رکھا تھا اور پرند کی شکل کے فرشتوں نے اُسے چھپا لیا تھا جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت میں وہاں تھے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ سے باتیں کیں فرمایا کہ مانگو کیا مانگتے ہو؟ آپ نے گذارش کی کہ خدایا تو نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا اور انہیں بڑا ملک دیا موسیٰؑ سے تو نے باتیں کیں، داؤدؑ کو عظیم الشان سلطنت دی اور اُن کے لیے لوہا نرم کردیا سلیمانؑ کو تو نے بادشاہت دی جنات انسان، شیاطین، ہوائیں اُن کے تابع فرمان کردیں اور وہ بادشاہت دی جو کسی کے لائق اُن کے سوا نہیں۔ عیسیٰؑ کو تو نے تورات وانجیل سکھائی اپنے حکم سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کرنے والا اور مُردوں کو جلانے والا بنایا اُنہیں اور اُن کی
والدہ کو شیطانِ رجیم سے بچایا کہ اُسے ان پہ کوئی دخل نہ تھا میری نسبت فرمان ہو
رب العالمین عزوجل نے فرمایا تو میرا خلیل ہے تورات میں مَیں نے تجھے خلیل الرحمٰن کا
لقب دیا ہے تجھے تمام لوگوں کی طرف بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے تیرا سینہ کھول دیا ہے
تیرا بوجھ اُتار دیا ہے تیرا ذکر بلند کر دیا ہے جہاں میرا ذکر آئے وہاں تیرا ذکر بھی ہوتا
ہے اور تیری اُمت کو میں نے سب اُمتوں سے بہتر بنایا ہے جو لوگوں کے لیے برآمد
کی گئی ہے تیری اُمت کو بہترین اُمت بنایا ہے تیری ہی اُمت کو اوّلین اور آخرین
بنایا ہے اُن کا خطبہ جائز نہیں جب تک وہ تیرے بندے اور رسول ہونے کی شہادت
نہ دے لیں۔ میں نے تیری اُمت میں ایسے لوگ بنائے ہیں جن کے دل میں اُن کی
کتابیں ہیں تجھے ازروئے پیدائش کے سب سے اول کیا اور ازروئے بعثت کے
سب سے آخر کیا اور ازروئے فیصلہ کے بھی سب سے اوّل کیا تجھے میں نے سات
ایسی آیتیں دیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں جو تجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں تجھے
میں نے اپنے عرش تلے سے سورہ بقرہ کے خاتمے کی آیتیں دیں جو تجھ سے پہلے
کسی نبی کو نہیں دی گئیں میں نے تجھے کوثر عطا فرمائی اور میں نے تجھے اسلام کے آٹھ
حصے دیے۔ اسلام، ہجرت۔ جہاد۔ نماز۔ صدقہ۔ رمضان کے روزے۔ نیکی کا حکم
برائی سے روک۔ اور میں نے تجھے شروع کرنے والا اور ختم کرنے والا بنایا۔
پس آپ فرمانے لگے مجھے میرے رب نے چھ باتوں کی فضیلت مرحمت فرمائی۔
کلام کی ابتدا اور اس کی انتہا دی۔ جامع باتیں دیں تمام لوگوں کی طرف خوشخبری دینے
والا اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا میرے دشمن مجھ سے مہینہ کی راہ پہ ہوں وہیں سے
اُس کے دل میں میرا رُعب ڈال دیا گیا۔ میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے
پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوئیں میرے لیے ساری زمین مسجد اور وضو بنائی
گئی۔ پھر آپ پہ پچاس نمازوں کے فرض ہونے کا اور مشورہ حضرت موسےٰؑ
تخفیف طلب کرنے کا اور آخر میں پانچ رہ جانے کا ذکر ہے۔ جیسے کہ اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے گزر چکا ہے پس پانچ رہیں اور ثواب پچاس کا جس سے آپ بہت ہی خوش ہوئے جاتے وقت حضرت موسیٰؑ سخت تھے اور آتے وقت نہایت نرم اور سب سے بہتر اور کتاب کی اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اسی آیت سُبۡحَانَ الَّذِیۡ کی تفسیر میں آپ نے یہ واقعہ بیان فرمایا۔ یہ بھی واضح رہے کہ اس لمبی حدیث کا ایک راوی ابوجعفر رازی بظاہر حافظے کے کچھ ایسے اچھے نہیں معلوم ہوتے اس کے بعض الفاظ میں سخت غرابت اور بہت زیادہ نکارت ہے۔ انہیں ضعیف بھی کہا گیا ہے اور صرف انہی کی روایت والی حدیث نظر سے خالی نہیں۔ ایک اور بات یہ ہے کہ خواب والی حدیث کا کچھ حصّہ بھی اس میں آ گیا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ بہت سی حدیثوں کا مجموعہ یہ ہو یا خواب یا معراج کے سوا کے واقعہ کی اس میں روایت ہو۔ واللہ اعلم۔

بخاری و مسلم کی ایک روایت میں آپ کا حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حضرت ابراہیمؑ کے حلیے بیان کرنا وغیرہ بھی مروی ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث میں حطیم میں آپ سے بیت المقدس کے سوالات کیے جاتے اور پھر اس کے ظاہر ہو جانے کا واقعہ بھی ہے اس میں بھی ان تینوں نبیوں سے ملاقات کرنے کا اور ان کے حلیے کا بیان ہے اور یہ بھی کہ آپ نے انہیں نماز میں کھڑا پایا۔ آپ نے مالک خازن جہنم کو بھی دیکھا اور انہوں نے ہی ابتداءً آپ سے سلام کیا۔

بیہقی وغیرہ میں کئی ایک صحابہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُمّ ہانی کے مکان پر سوئے ہوئے تھے آپ عشاء کی نماز سے فارغ ہو گئے تھے وہیں سے آپ کو معراج ہوئی۔ پھر امام حاکم نے بہت لمبی حدیث بیان فرمائی ہے جس میں درجوں کا اور فرشتوں وغیرہ کا ذکر ہے خدا کی قدرت سے تو کوئی چیز بعید نہیں بشرطیکہ وہ روایت صحیح ثابت ہو جائے۔ امام بیہقیؒ اس روایت کو بیان کرکے فرماتے ہیں کہ مکے شریف سے بیت المقدس تک جانے اور معراج کے بارے میں اس حدیث میں پوری کفایت ہے لیکن اس روایت کو بہت ائمہ حدیث نے مرسل بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتویں حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ۔

اب حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سنیے بیہقیؒ میں ہے کہ جب صبح کے وقت لوگوں سے حضورؐ نے اس بات کا ذکر کیا تو بہت سے لوگ مرتد ہوگئے جو اس سے پہلے با ایمان اور تصدیق کرنے والے تھے پھر حضرت صدیق رضؓ کے پاس اُن کا جانا اور آپ کا سچا ماننا اور صدیق لقب پانا مروی ہے ۔

آٹھویں حدیث حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا

ام ہانی رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میرے ہی مکان سے کرائی گئی ہے اُس رات آپ نماز عشاء کے بعد میرے مکان پر ہی آرام فرما تھے ۔ آپ بھی سو گئے اور ہم سب بھی ۔ صبح سے کچھ ہی پہلے ہم سے حضورؐ کو جگایا ۔ پھر آپ کے ساتھ ہی ہم نے صبح کی نماز ادا کی تو آپ نے فرمایا اے اُم ہانی میں نے تمہارے ساتھ ہی عشاء کی نماز ادا کی اور اب صبح کی نماز میں بھی تمہارے ساتھ یہیں ہوں اس درمیان میں اللہ تعالےٰ نے مجھے بیت المقدس پہنچایا اور میں نے وہاں نماز بھی پڑھی ایک راوی کلبی متروک ہے اور بالکل ساقط ہے لیکن اسے ابو یعلیٰ میں اور سند سے خوب بسط سے روایت کیا ہے ۔

طبرانی میں حضرت اُم ہانی رضؓ سے منقول ہے کہ حضورؐ شب معراج میرے ہاں سوتے ہوئے تھے میں نے رات کو آپ کی ہر چند تلاش کی لیکن نہ پایا ڈر تھا کہ کہیں قریشیوں نے کوئی دھوکا نہ کیا ہو لیکن حضورؐ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ تھام کر مجھے لے چلے دروازے پر ایک جانور تھا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے اونچا تھا مجھے اس پر سوار کیا پھر مجھے بیت المقدس پہنچایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دکھایا وہ اخلاق میں اور صورت شکل میں بالکل میرے مشابہ تھے ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دکھایا لانبے قد کے سیدھے بالوں کے ایسے تھے جیسے ازد شنوءہ کے قبیلے کے لوگ ہوا کرتے ہیں ۔ اسی طرح مجھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دکھایا ۔ درمیانہ قد سفید سُرخی مائل رنگ بالکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے جیسے عروہ بن مسعود ثقفی ہیں۔ دجال کو دکھایا ایک آنکھ اُس کی بالکل مٹی ہوئی تھی۔ ایسا تھا جیسے قطن بن عبدالعزیٰ۔ یہ فرما کر فرمایا کہ اچھا اب میں جاتا ہوں اور جو دیکھا ہے وہ قریش سے بیان کرتا ہوں۔ میں نے آپ کا پلہ تھام لیا۔ اور عرض کیا کہ لِلّٰہ آپ اپنی قوم میں اس کا بیان نہ کریں وہ آپ کو جھٹلائیں گے آپ کی بات ہرگز نہ مانیں گے اور اگر بس چلا تو آپ کی بے ادبی کریں گے۔ لیکن آپ نے جھٹکا مار کر اپنا دامن میرے ہاتھ سے چھڑا لیا اور سیدھے قریش کے مجمع میں پہنچ کر ساری باتیں بیان فرما دیں۔ جبیر بن مطعم کہنے لگا بس حضرت آج ہمیں معلوم ہو گیا اگر آپ سچے ہوتے تو ایسی بات ہم میں بیٹھ کر نہ کہتے۔ ایک شخص نے کہا کیوں حضرت؟ راستے میں ہمارا فلاں قافلہ بھی ملا تھا؟ آپ نے فرمایا ہاں اور اُن کا ایک اونٹ کھو گیا تھا جس کی تلاش کر رہے تھے۔ کسی نے کہا اور فلاں قبیلے والوں کے اونٹ بھی راستے میں ملے؟ آپ نے فرمایا وہ بھی ملے تھے فلاں جگہ تھے اُن میں ایک سرخ رنگ اونٹنی تھی جس کا پاؤں ٹوٹ گیا تھا اُن کے پاس ایک بڑے پیالے میں پانی تھا جسے میں نے پیا بھی۔ انہوں نے کہا اچھا اُن کے اونٹوں کی گنتی بتلاؤ اُن میں چرواہے کون کون تھے یہ بھی تبلاؤ؟ اسی وقت اللہ تعالےٰ نے قافلہ آپ کے سامنے کر دیا آپ نے ساری گنتی بھی بتلا دی اور چرواہوں کے نام بھی بتلا دیے ایک چرواہا ان میں ابن ابی قحافہ تھا اور یہ بھی فرما دیا کہ کل صبح کو وہ ثنیہ پہنچ جائیں گے چنانچہ اُس وقت اکثر لوگ بطور آزمائش ثنیہ جا پہنچے۔ دیکھا کہ واقعی قافلہ آ گیا اُن سے پوچھا کہ تمہارا اونٹ کھو یا گیا تھا۔ دوسرے قافلے والوں سے پوچھا گیا کسی سُرخ رنگ اونٹنی کا پاؤں ٹوٹ گیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں یہ بھی صحیح ہے پوچھا گیا تمہارے پاس بڑا پیالہ پانی کا بھی تھا ابوبکرؓ نے کہا ہاں خدا کی قسم اُسے تو میں نے آپ رکھا تھا اور ان میں سے نہ کسی نے اُسے پیا نہ وہ پانی گرایا گیا۔ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں۔ یہ آپ پر ایمان لائے اور اُس دن سے ان کا نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیق رکھا گیا۔

علامہ ابن کثیر معراج کی احادیث بیان کرنے کے بعد اس کا خلاصہ ذکر کرتے ہیں:۔

پس حق بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جاگتے میں نہ کہ خواب میں مکہ شریف سے بیت المقدس تک کی سیر کرائی گئی اُس وقت آپ براق پر سوار تھے مسجد قدس کے دروازے پر آپ نے براق کو باندھا وہاں جا کر اُس کے قبلہ رخ تحیۃ المسجد کے طور پر دو رکعت نماز ادا کی پھر معراج لائے گئے جو درجوں والی ہے اور بطور سیڑھی کے ہے اُس سے آپ آسمان دنیا پر چڑھائے گئے پھر ساتوں آسمانوں پر پہنچائے گئے ہر آسمان کے مقربین خدا سے ملاقاتیں ہوئیں انبیاء علیہم السلام سے اُن کے منازل و درجات کے مطابق سلام علیک ہوئی۔ چھٹے آسمان میں کلیم اللہ سے اور ساتویں میں خلیل اللہ سے ملے پھر ان سے بھی آگے بڑھ گئے (صلی اللہ علیہ وسلم) یہاں تک کہ آپ مستوی میں پہنچے جہاں قضا و قدر کی قلموں کی آوازیں آپ نے سنیں۔ سدرۃ المنتھیٰ کو دیکھا جس پر عظمت خدا چھا رہی تھی۔ سونے کی ٹڈیاں اور طرح طرح کے رنگ اُس پر نظر آرہے تھے فرشتے چار طرف سے اُسے گھیرے ہوئے تھے۔ وہیں پر آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اُن کی اصل صورت میں دیکھا چھ سو پر تھے وہیں آپ نے رفرف سبز رنگ کا دیکھا۔ جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھک رکھا تھا۔ بیت المعمور کی زیارت کی جو خلیل اللہ علیہ صلوات اللہ کے زمینی کعبے کے ٹھیک اوپر آسمانوں پر ہے یہی آسمانی کعبہ ہے خلیل خدا اس سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے تھے اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے عبادت خدا کے لیے جاتے ہیں مگر جو آج گئے پھر اُن کی باری قیامت تک نہیں آتی۔ آپ نے جنت دوزخ دیکھی۔ یہیں اللہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم نے پچاس نمازیں فرض کر کے پھر تخفیف کر دی۔ اور پانچ رکھیں جو خاص اُس کی رحمت تھی۔ اس سے نماز کی بزرگی اور فضیلت بھی صاف طور پر ظاہر ہے پھر آپ واپس بیت المقدس کی طرف اُترے اور آپ کے ساتھ ہی تمام انبیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہم السلام بھی اُترے وہاں آپ نے ان سب کو نماز پڑھائی جب کہ نماز کا وقت ہو گیا ممکن ہے وہ اُس دن کی صبح کی نماز ہو۔ ہاں بعض حضرات کا قول ہے کہ امامتِ انبیاء اپنے آسمانوں میں کی۔ لیکن صحیح روایات سے بظاہر یہ واقعہ بیت المقدس کا معلوم ہوتا ہے گو بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ جاتے ہوئے آپ نے یہ نماز پڑھائی لیکن ظاہر ہے یہ آپ نے واپسی میں امامت کرائی۔ اس کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ جب آسمانوں پر انبیاء علیہم السلام سے آپ کی ملاقات ہوئی تو آپ ہر ایک کی بابت حضرت جبرئیل سے پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟ اگر بیت المقدس میں ہی ان کی امامت آپ نے کرائی ہوئی ہوتی تو اب چنداں اس سوال کی ضرورت نہیں رہتی دوسرے یہ کہ سب سے پہلے اور سب سے بڑی غرض تو بلندی پر جناب باری تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہونا تھا تو بظاہر یہی بات سب پر مقدم تھی جب یہ ہو چکا اور آپ پر اور آپ کی اُمت پر اس رات میں جو فریضہ نماز مقرر ہونا تھا وہ بھی ہو چکا اب آپ کو اپنے بھائیوں کے ساتھ جمع ہونے کا موقع ملا اور اُن سب کے سامنے آپ کی بزرگی اور فضیلت ظاہر کرنے کے لیے حضرت جبریل امین کے اشارے سے آپ نے امام بن کر انہیں نماز پڑھائی۔ پھر بیت المقدس سے پہ سواری براق آپ واپس رات کے اندھیرے اور صبح کے کچھ یونہی سے اجالے کے وقت مکہ شریف پہنچ گئے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

اب یہ جو مروی ہے کہ آپ کے سامنے دودھ اور شہد۔ یا دودھ اور شراب یا دودھ اور پانی پیش کیا گیا یا چاروں ہی چیزیں اس کی بابت روایتوں میں یہ بھی ہے کہ یہ واقعہ آسمانوں کا ہے لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ دونوں ہی جگہ یہ چیز آپ کے سامنے پیش ہوئی ہو اس لیے کہ جیسی کسی آنے والے کے سامنے بطور مہمانی کے کچھ چیز رکھی جاتی ہے اسی طرح یہ تھا واللہ اعلم۔

آگے فرماتے ہیں حضرت ابوالخطاب عمر بن دحیہ اپنی کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر میں حضرت انس کی روایت سے معراج کی حدیث وارد کر کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق نہایت عمدہ کلام کر کے پھر فرماتے ہیں معراج کی حدیث متواتر ہے۔ حضرت عمر بن خطاب۔ حضرت علی رضؓ۔ حضرت ابن مسعودؓ۔ حضرت ابو ذرؓ۔ حضرت مالک بن صعصعہؓ۔ حضرت ابو ہریرہؓ۔ حضرت ابو سعیدؓ۔ حضرت ابن عباسؓ حضرت شداد بن اوسؓ۔ حضرت اُبی بن کعبؓ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن قرظؓ۔ حضرت ابو حبہؓ۔ حضرت ابو لیلیٰؓ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ حضرت جابرؓ۔ حضرت حذیفہ حضرت بریدہؓ۔ حضرت ابو ایوبؓ۔ حضرت ابو امامہؓ، حضرت سمرہؓ بن جندب، حضرت ابو الحمراءؓ، حضرت صہیبؓ رومی، حضرت ام ہانیؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت اسماءؓ وغیرہ سے مروی ہے رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ان میں سے بعض تو اسے مطول بیان کیا ہے اور بعض نے مختصر۔ گو ان میں سے بعض روایتیں سنداً صحیح نہیں لیکن بالجملہ صحت کے ساتھ واقعہ معراج ثابت ہے اور مسلمان اجماعی طور پر اس کے قائل ہیں ہاں بے شک زندیق اور ملحد لوگ اس کے منکر ہیں وہ خدا کے نورانی چراغ کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ پوری روشنی کے ساتھ چمکتا ہوا ہی رہے گا گو کافروں کو برا لگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استدراک

مسند احمد میں حضرت ابو امامہ باہلی کی حدیث آتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو حضرت بلال رضؓ کے پاؤں کی آہٹ سُنی پھر میں نے جنت میں اکثر فقراء مہاجرین اور مسلمانوں کی نابالغ اولاد دیکھی اور غنی آدمیوں اور عورتوں کو جنت میں کم دیکھا ہے کیونکہ غنی لوگ تو ابھی حساب سے ہی فارغ نہیں ہوئے تھے اور عورتوں کو دو سُرخ چیزوں نے غافل کر دیا ہے سونا اور ریشم۔ پھر ہم جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک سے باہر نکلے وہاں ایک میزان تھا جس میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اُمت کے ساتھ وزن کیا گیا تو حضرت صدیق رضؓ وزنی ہوئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو باقی اُمت سے وزن کیا گیا تو وہ وزنی نکلے پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو دیکھا کہ وہ جنت میں بعد میں داخل ہوئے، پوچھا تو انہوں نے کہا یا حضرت میں مالدار ہونے کی وجہ سے حساب سے ہی ابھی فارغ ہوا ہوں۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مسند احمد میں ہی حدیث آتی ہے کہ جس رات اللہ تعالیٰ مجھے رات کو لے گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے میری اُمت کو ایک پیغام دیا کہ اپنی اُمت کو حکم دیں کہ جنت میں درخت زیادہ سے زیادہ لگا لیں کیونکہ جنت کی زمین بہت قابل اور پانی کی فراوانی ہے اور زمین وسیع ہے لیکن جنت میں درخت لگا کر اس کی آبادکاری خود کرنا ہوگی پوچھا تو فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ذکر کرنا جنت میں درخت لگانا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حذیفہ[۱۱] رضی اللہ عنہ سے بھی مسند احمد میں جس کو زربن حبیش نے روایت کیا ہے اس میں براق کا بھی ذکر ہے اور آسمانوں پہ جانے کا بھی ذکر ہے، غالباً بحوالہ تفسیر ابن کثیر گذر چکا ہے۔

حضرت جابر[۱۲] رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی رسالہ میں صـ پر گذر چکی ہے جس میں کفار کے انکار کا ذکر ہے اور اللہ تعالےٰ نے بیت المقدس کو سامنے لاکر کھڑا کر دیا آپ اس کو دیکھ کر سب کچھ بتاتے جاتے۔

ایک صحابی[۱۳] جس کا نام نہیں لیا گیا ان سے حضرت انس رضؓ نے بیان کیا ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا۔

حضرت بریدہ[۱۴] رضی اللہ عنہ سے حدیث فضیلت بلال و عمر رضؓ میں مسند احمد میں آرہی ہے غالباً وہ خواب کی حدیث کا واقعہ تھا۔

حضرت ابی بن کعب[۱۵] کی حدیث بواسطہ حضرت انس رضؓ سے بھی ہے جو غالباً بحوالہ ابن کثیر گذر چکی ہے۔

حضرت علی[۱۶] رضی اللہ عنہ سے مسند احمد صـ۱۵۶ میں صرف اتنا ذکر ہے کہ جنت میں ایسے ایسے بالاخانے ہیں کہ (شیشہ کی طرح) اس کے اندر باہر کی ہر چیز نظر آتی ہے فرمایا یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو اچھی گفتگو کرتے ہیں (غریبوں کو) کھانا کھلاتے ہیں اور رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے ہیں جب کہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ یعنی تہجد گزار ہیں۔

حضرت عبد اللہ[۱۷] بن عمر رضؓ سے صرف نماز کے متعلق حدیث ہے کہ نمازیں پہلے پہلے پچاس فرض ہوئی تھیں پھر پانچ رہ گئیں (مسند احمد صـ۱۰۹ ج۲)

میری کوشش یہاں تک تھی باقی صحابہ سے مجھے حدیث نہیں مل سکی البتہ بعض حدیثیں خواب کے واقعہ والی ہیں جن کو ان کے ساتھ ملا دیا گیا ہے

مکتبہ رحمانیہ
11865

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطبوعات ادارۂ اِحیاء السّنّہ گھرجاکھ

گوجرانوالہ (پاکستان)

مفتاح البخاری	۱۵/-
تلقیح فہوم اھل الاثر فی علوم الحدیث لابن جوزی	۱۶۵/-
تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ)	۱۵۰/-
جوامع السیرۃ (لابن حزم)	۹۰/-
صحیح ابن خزیمہ جلد اوّل	۹۰/-
نصب السکر شرح نخبۃ الفکر	۲۰/-
کتاب الاعتصام	۱۵/-
اصول فقہ (شاہ اسمٰعیل شہیدؒ)	۲/-
التدمیث فی علوم الحدیث	۸/-
رد الاشراک یعنی تقویۃ الایمان (عربی) از شاہ اسماعیل شہیدؒ	۸/-
شرح عقیدۃ الواسطیہ	۱۵/-
عقیدۃ السلفیہ ترجمہ عقیدۃ الواسطیہ	۲۵/-
الدر والحبیب	۴/-
نخبۃ الحدیث	۵/-
انتخاب الحدیث حصہ اوّل	۸/-
〃 〃 دوم	۸/-
انتخاب الحدیث حصہ سوم	۱۰/-
〃 〃 چہارم	۱۰/-
الاعلام فی مثلث الکلام (از ابن مالک نحوی)	۷۵/-
کتاب الفتن والملاحم (ابن کثیرؒ)	۹۶/-
الوابل الصیب (ابن قیمؒ)	۲۵/-
شرف اصحاب الحدیث	۱۰/-
عمدۃ الاحکام	۳۵/-
النہایہ فی غریب الحدیث ۵ جلدیں (ابن اثیرؒ)	۴۶۰/-
مختصر زاد المعاد	۴۸/-
نیل الاوطار للشوکانی ۸ جلدیں	۵۳۰/-
حقیقت تقلید	۱۰/-
فاتحہ خلف الامام	۶/-
امام الکلام (علامہ عبد الحیّ حنفیؒ)	۴۰/-
کتاب القراءت بیہقی (مصری ٹائپ)	۵۰/-
کتاب القراءت بیہقی (ہندی چھاپہ)	۳۰/-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب القراءت بیہقی (اردو)	-/۲۵
جزء القراءت للبخاری (عربی)	-/۱۵
جزء القراءت بخاری مترجم	-/۲۰
تاریخ صغیر للبخاری	-/۴۵
ابجد العلوم (نواب صدیق الحسنؒ)	-/۳۰۰
بلوغ المرام مصری (بڑا سائز)	-/۴۰
بلوغ المرام مصری (چھوٹا سائز)	-/۳۰
بغیۃ الرائد فارسی شرح عقائد	-/۱۰
جزء رفع الیدین للسبکی	۱/۵۰
مشکوٰۃ جلد اوّل زیر طبع	-/۶۰
" " دوم "	-/۶۰
" " سوم	-/۶۰
" " چہارم	-/۴۸
بلوغ المرام مترجم اعلیٰ	-/۸۰
العواصم من القواصم اردو (ابن عربی)	-/۵۰
منہج الاولیاء عربی و اردو	-/۴۵
مقتل حسین (طبری اردو)	-/۲۵
جزء رفع الیدین للبخاری مترجم	-/۱۵
صلوٰۃ النبی مجلد پارچہ اعلیٰ	-/۳۰
اصول الدین مجلد	-/۱۵
جمال القرآن	-/۴
مقدمۃ الجزریہ	-/۳

الحیاۃ الطیبہ (ابن حزم)	-/۴۰
الکلم الطیب	-/۲۰
کتاب التوحید مجلد اعلیٰ	-/۴۰
" " غیر مجلد ادنیٰ	-/۲۰
علم جدید کا چیلنج	-/۲۵
ارکان اسلام مجلد پارچہ	-/۲۴
فضائل الشیخین (زیر طبع)	-/۳۰
سیرت الاخوین مجلد پارچہ	-/۳۰
مجاہدین کا آخری دور	-/۶۵
کوائف یاغستان	-/۷۵
طبقات نوریہ	-/۱۵
تین طلاقیں	-/۱۰
صراط مستقیم (اہلحدیث کے مسائل)	-/۲۵
جزء رفع الیدین	-/۱۵
رسالہ آمین بالجہر	-/۳
رسالہ علم غیب	-/۳
قرۃ العینین فی اثبات رفع الیدین	-/۸
التوحید	-/۸
اتباع رسول	-/۸
مختصر صلوٰۃ النبی	۵/۰
مسائل رمضان	-/۳
مسائل زکوٰۃ	-/۳
مسائل حج	-/۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ